हमारी उर्दु कक्षा-४

ہماری اردو

برائے

درجہ چہارم

حکومت نیپال
وزارت تعلیم

مرکز برائے فروغ نصاب تعلیم، سانوٹھیمی، بھکت پور

उर्दु भाषा

कक्षा ४

नेपाल सरकार

शिक्षा, विज्ञान तथा प्रविधि मन्त्रालय

पाठ्यक्रम विकास केन्द्र

सानोठिमी, भक्तपुर

प्रकाशक : नेपाल सरकार

शिक्षा, विज्ञान तथा प्रविधि मन्त्रालय

पाठ्यक्रम विकास केन्द्र

सानोठिमी, भक्तपुर

© सर्वाधिकार पाठ्यक्रम विकास केन्द्र

यस पाठ्यपुस्तकसम्बन्धी सम्पूर्ण अधिकार पाठ्यक्रम विकास केन्द्र सानोठिमी, भक्तपुरमा निहित रहेको छ । पाठ्यक्रम विकास केन्द्रको लिखित स्वीकृतिबिना व्यापारिक प्रयोजनका लागि यसको पूरै वा आंशिक भाग हुबहु प्रकाशन गर्न, परिवर्तन गरेर प्रकाशन गर्न, कुनै विद्युतीय साधन वा अन्य प्रविधिबाट रेकर्ड गर्न र प्रतिलिपि निकाल्न पाइने छैन ।

प्रथम संस्करण : वि.सं. २०७९

मुद्रण :

मूल्य :

पाठ्यपुस्तकसम्बन्धी पाठकहरूका कुनै पनि प्रकारका सुझावहरू भएमा पाठ्यक्रम विकास केन्द्र, समन्वय तथा तथा प्रकाशन शाखामा पठाइदिनुहुन अनुरोध छ । पाठकबाट आउने सुझावहरूलाई केन्द्र हार्दिक स्वागत गर्दछ ।

प्राक्कथन

विद्यालय तहको शिक्षालाई उद्देश्यमूलक, व्यावहारिक, समसामयिक र रोजगारमूलक बनाउन विभिन्न समयमा पाठ्यक्रम, पाठ्यपुस्तक विकास, परिमार्जन तथा अनुकूलन गर्ने कार्यलाई निरन्तरता दिइँदै आइएको छ । विद्यार्थीमा राष्ट्र तथा राष्ट्रियताप्रति एकताको भावना उत्पन्न गराई नैतिकता, अनुशासन र स्वावलम्बन जस्ता सामाजिक एवम् चारित्रिक गुणको विकास गर्न अधारभूत भाषिक सिपको आवश्यकता पर्छ । साथै विज्ञान, सूचना प्रविधि, वातावरण र स्वास्थ्यसम्बन्धी आधारभूत ज्ञान र जीवनोपयोगी सिपका माध्यमले भाषा तथा कला सौन्दर्यप्रति अभिरुचि जगाउन सान्दर्भिक हुने देखिन्छ । यसले सिर्जनशील सिपको विकास गराउनका साथै विभिन्न जातजाति, लिङ्ग, धर्म, भाषा, संस्कृतिप्रति समभाव जगाउन मदत गर्छ । यस सन्दर्भमा सामाजिक मूल्य मान्यताप्रतिको सहयोगात्मक र जिम्मेवारीपूर्ण आचरण विकास गर्नु आजको आवश्यकता बनेको छ । यही आवश्यकता पूर्तिका लागि शिक्षासम्बन्धी विभिन्न आयोगका सुझाव , शिक्षक तथा अभिभावकलगायत शिक्षासँग सम्बद्ध विभिन्न व्यक्ति सम्मिलित गोष्ठी र अन्तर्क्रियाका निष्कर्षबाट विकास गरिएको मदर्सा शिक्षा पाठ्यक्रमको स्वीकृत संरचनाअनुसार यो पाठ्यपुस्तक **मदर्सा शिक्षातर्फको कक्षा ४ को उर्दु भाषा** विकास गरिएको छ ।

आधारभूत तहअन्तर्गतका बालबालिका सीमित शब्द र छोटो वाक्य बुझ्न र प्रयोग गर्न सक्छन् । उनीहरूका लागि स्थानीय परिवेशका प्रसङ्ग, चित्र, शब्द तथा वाक्यहरूले मनोरञ्जनात्मक सिकाइमा सहयोग गर्छन् । सिकाइमा अभ्यासको अत्यन्त ठुलो महत्त्व हुन्छ । मदर्सा शिक्षातर्फको कक्षा ४ को उर्दु भाषा विषयको पाठ्यपुस्तकको लेखन तथा परिमार्जन कार्यमा यिनै कुरालाई दृष्टिगत गरी पाठ्यवस्तु, अभ्यास र तिनको क्रम, चित्रको संयोजन र भाषिक सिपको उचित संयोजन गर्ने प्रयत्न गरिएको छ । यस पाठ्यपुस्तकको लेखन तथा सम्पादन **खुर्सिद अलाम र सेराज अहमदबाट** भएको हो । यसको विकास कार्यमा **बैकुण्ठप्रसाद अर्याल, प्रा.डा. अब्दुल कैयुम, मौसमी यसमिन, निजाजुद्दिन खान, डा.सलिम धोबी, अनिल शर्मा, गोविन्दराज सेढाइ, नजरुल हुसैन, गणेशप्रसाद भट्टराई, उमा बुढाथोकी, चिना कुमारी निरौला**लगायतको विशेष योगदान रहेको छ । यो पाठ्यपुस्तकको विकासमा संलग्न सबैलाई पाठ्यक्रम विकास केन्द्र धन्यवाद प्रकट गर्दछ ।

पाठ्यपुस्तकलाई शिक्षण सिकाइको महत्त्वपूर्ण साधनका रूपमा लिइन्छ । अनुभवी मौलनाहरू र जिज्ञासु विद्यार्थीले पाठ्यक्रमद्वारा लक्षित सिकाइ उपलब्धिलाई विविध स्रोत र साधनको प्रयोग गरी अध्ययन अध्यापनका लागि उपयोग गर्न सक्छन् । यस पाठ्यपुस्तकलाई सकेसम्म क्रियाकलापमुखी र रुचिकर बनाउने प्रयत्न गरिएको छ तथापि अझै भाषा शैली, विषयवस्तु तथा प्रस्तुति र चित्राङ्कनका दृष्टिले कमीकमजोरी रहेका हुन सक्छन् । तिनको सुधारका लागि मौलना, शिक्षक, विद्यार्थी, अभिभावक, बुद्धिजीवी एवम् सम्पूर्ण सरोकारवालाहरूको समेत महत्त्वपूर्ण भूमिका रहने हुँदा सम्बद्ध सबैको रचनात्मक सुझावका लागि पाठ्यक्रम विकास केन्द्र हार्दिक अनुरोध गर्दछ ।

पाठ्यक्रम विकास केन्द्र

वि.सं. २०७९

نام کتاب : ہماری اردو برائے درجہ چہارم

مرتبین : سراج احمد مسلمان ایم اے، خورشید عالم ایم اے، بی ایڈ

صفحات : ۱۲۴

اشاعت : بکرم سمبت ۲۰۷۸

ناشر : حکومت نیپال، وزارت تعلیم، مرکز برائے فروغ نصاب تعلیم
سانوٹھیمی، بھکت پور

حق طباعت : جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

....

عرض ناشر

حکومت نیپال نے تعلیم کوفروغ دینے، اسے عام کرنے اورسب کے لیے تعلیم کویقینی بنانے کی پالیسی اور منصوبہ بندی کی ہے، اس کے تحت وزارت تعلیم کی نگرانی میں قائم مرکز برائے فروغ نصاب تعلیم، سانوٹھیمی، بھکت پور نے مدارس اسلامیہ کے لیے نصاب تعلیم تیار کیا ہے۔ جس میں اردو زبان کو بھی جگہ دی گئی ہے تاکہ ابتدائی درجات کے طلبہ وطالبات کو دیگر مضامین کے ساتھ ہی اردو زبان اوراس کے بنیادی قواعد سے متعلق ضروری معلومات بہم پہنچائی جاسکیں اورطلبہ وطالبات اردو بول چال میں دقت نہ محسوس کریں بلکہ روانی کے ساتھ اردو زبان بول سکیں، سمجھ سکیں اوراپنا مافی ضمیر بھی بخوبی ادا کرسکیں۔ اس کتاب کوسرکاری اسکولوں میں بھی بحیثیت زبان پڑھایا جاسکتا ہے۔ تاکہ عام طلبہ وطالبات بھی دنیا کی ایک معروف زبان سیکھ سکیں اوراس کی شیرینی کومحسوس کرسکیں۔

اس ضرورت کی تکمیل کے لیے اردوزبان کی کتاب ہماری اردو کا پہلے مرحلہ میں درجہ اول تا درجہ ہشتم تک کا سیٹ تیارکیا جارہاہے۔ اس مرحلہ کی ایک کتاب ''ہماری اردو' برائے درجہ چہارم آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اس کتاب کی خصوصیات:

۱۔ زبان نہایت سادہ، سلیس اورطرز بیان عام فہم اوردل نشیں ہے۔

۲۔ بچوں کی عمر، ان کے مقصد زندگی، ان کی ضرورت، ذوق، دل چسپی اورنفسیات کا پورا خیال رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۳۔ بچوں کوگردوپیش سے باخبر رکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ان کے ذوقِ جستجو کومہمیز لگایا جاسکے اوروہ زندگی

کے گوناگوں میدانوں سے بھی واقف ہوسکیں۔

۴۔ ہر سبق کے آخر میں مشقیں دی گئی ہیں، جو زبان دانی، تحریر اور موادِ سبق کو سمجھنے میں معاون ہوں گی، بلکہ طلبہ و طالبات میں غور و فکر اور انفرادی مطالعہ کی عادت کا بھی محرک ثابت ہوں گی۔

۵۔ جہاں جہاں ضروری سمجھا گیا ہے وہاں الفاظ پر اعراب (زبر، زیر، پیش) لگا دیے گئے ہیں۔ بڑی حد تک الفاظ کا جدید املا اختیار کیا گیا ہے۔ مرکب الفاظ کو ملا کر لکھنے کے بجائے الگ الگ لکھا گیا ہے۔ جیسے دل کش، خوب صورت۔

کتاب کو مزید بہتر اور مفید بنانے کے لیے تمام اہل علم سے آراء اور مشوروں کی ہم امید رکھتے ہیں۔ کسی بھی قسم کا کوئی مشورہ ہو تو مرکز برائے فروغ نصاب تعلیم کے دفتر میں ارسال فرمانے کی زحمت فرمائیں۔ طلبہ و طالبات، اساتذہ کرام اور دیگر اہل علم کی جانب سے مشوروں کا مرکز بخوشی استقبال کرے گا۔

مرکز برائے فروغ نصاب تعلیم
سانوٹھیمی، بھکت پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

نمبر شمار	عناوین		صفحہ نمبر
۱	عرضِ ناشر		۳
۲	حمد	نظم	۷
۳	نعت	نظم	۱۰
۴	کتنے اچھے تھے پیارے نبی ﷺ		۱۳
۵	ہماری عید		۱۸
۶	میری مینا از مائل خیرآبادی	نظم	۲۶
۷	چڑیا کی کہانی		۲۸
۸	ملاقات	مکالمہ	۳۱
۹	آؤ کھانا کھائیں از مائل خیرآبادی	نظم	۳۶
۱۰	شہد کی مکھی		۳۹

۱۱	ہماری راجدھانی کاٹھمنڈو		۴۵
۱۲	اونٹ	مکالمہ	۵۰
۱۳	حضرت انسؓ		۵۵
۱۴	نیپال کا ترانہ	نظم	۵۹
۱۵	عبداللہ اور عبیداللہ	مکالمہ	۶۲
۱۶	کھیل کود		۶۵
۱۷	مرزا غالبؔ		۷۱
۱۸	کمپیوٹر	نظم	۷۷
۱۹	مذکر اور مؤنث		۸۱
۲۰	خط		۸۵
۲۱	گفتگو کے آداب		۹۳
۲۲	ہم دردی از علامہ اقبالؔ	نظم	۹۹
۲۳	قانون کا احترام		۱۰۳
۲۴	موسم پیارے پیارے		۱۱۱
۲۵	میں کیا بنوں گا	نظم	۱۲۱

....

سبق (۱)

حمد

مائل خیرآبادیؒ

سب کا آقا ہے اللہ
واحد یکتا ہے اللہ
رحمت والا ہے اللہ

سب کا خالق ہے اللہ
حاکم، رازق ہے اللہ

وہ دیتا، ہم پاتے ہیں
خوب مزے سے کھاتے ہیں
بس اُس کے گن گاتے ہیں

سب کا خالق ہے اللہ
حاکم، رازق ہے اللہ

اُس نے سب سامان دیا
دین دیا، قرآن دیا
پیغمبر ذی شان دیا

سب کا خالق ہے اللہ
حاکم، رازق ہے اللہ

یہ دھرتی یہ نیل گگن
مٹی ، پانی ، آگ ، پون
جنگل ، دریا ، کوہ ، چمن

سب کا خالق ہے اللہ
حاکم ، رازق ہے اللہ

الفاظ و معانی:

حمد : وہ نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی گئی ہو۔

یکتا : اکیلا، بے مثال

حاکم : حکومت کرنے والا

گن گاتے ہیں : تعریف کرتے ہیں

ذی شان : شان والا۔عزت والا

دھرتی : زمین

نیل گگن : نیلا آسمان

پون : ہوا

کوہ : پہاڑ

سوالات:

۱۔اس حمد کے پہلے بند میں اللہ کے بارے میں کیا بتایا گیا ہے؟

۲۔تیسرا بند پڑھ کر بتاؤ کہ اللہ نے ہمیں کیا کیا دیا ہے؟

۳۔شعر مکمل کیجیے:

الف:

سب کا .... ہے اللہ
.... رازق ہے اللہ

ب:

یہ دھرتی یہ .... گگن
مٹی، پانی ، آگ ، ....
جنگل ، دریا ، کوہ ، ....

۴۔اس حمد کو زبانی سنایئے:

☆☆☆

نعت

حافظ دھام پوریؒ

دین سب کو سکھاتے تھے پیارے نبی ﷺ
اچھی باتیں بتاتے تھے پیارے نبی ﷺ

بے کسوں کے لیے ، بے بسوں کے لیے
دُکھ ہمیشہ اُٹھاتے تھے پیارے نبی ﷺ

میٹھے لفظوں میں اَحکام اللہ کے
ہر کسی کو سناتے تھے پیارے نبی ﷺ

راہِ حق سے جو بھٹکے ہوئے تھے اُنھیں
سیدھا رستا دکھاتے تھے پیارے نبی ﷺ

کوئی دشمن ہو یا دوست ہو آپ ﷺ کا
کام ہر اِک کے آتے تھے پیارے نبی ﷺ

یہ حقیقت ہے حافظؔ! کسی کا کبھی
دل نہ ہرگز دُکھاتے تھے پیارے نبی ﷺ

الفاظ ومعانی:

نعت	:	وہ نظم جس میں اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کی تعریف بیان کی گئی ہو۔
اَحکام	:	حکم کی جمع ہے، سب حکم، یا سارے حکم
بے کس	:	محتاج، بے سہارا
بے بس	:	مجبور
راہِ حق	:	حق کی راہ، سچائی کا راستا، اسلام کا راستا

سوالات:

۱۔ پیارے نبی ﷺ سب کو کیا سکھاتے تھے؟

۲۔ آپ ﷺ کن لوگوں کے لیے ہمیشہ دُکھ اٹھاتے تھے؟

۳۔ آپ ﷺ کن لوگوں کو سیدھا راستا دکھاتے تھے؟

۴۔ آپ ﷺ کس کس کے کام آتے تھے؟

۵۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

الف: اچھی .... بتاتے تھے پیارے نبی ﷺ

ب: .... نہ ہرگز دکھاتے تھے پیارے نبی ﷺ

۷۔اس شعر کا مطلب بتائیے:

دین سب کو سکھاتے تھے پیارے نبی ﷺ
اچھی باتیں بتاتے تھے پیارے نبی ﷺ

۸۔اس نعت کو زبانی سنائیے:

۹۔اس نعت کو اپنی کاپی میں صاف صاف لکھیے:

۱۰۔نیچے دیے گئے الفاظ کے سامنے واحد لکھیے:

جمع	:	واحد
باتیں	:	بات
بےکسوں	:	
بےبسوں	:	
لفظوں	:	
اَحکام	:	

☆☆☆

سبق (۴)

کتنے اچھے تھے پیارے نبی ﷺ

پیارے نبی حضرت محمد ﷺ بڑے اچھے تھے۔ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔ اُن کے سر پر ہاتھ پھیرتے۔ ننھے منّے بچے لائے جاتے تو انھیں گود میں لے لیتے، بوسہ دیتے، انھیں بہلاتے اور کھلاتے۔ بچوں کو قطار میں جمع کرتے، انعامی دوڑ لگواتے اور فرماتے: ''دیکھیں کون بچہ ہمیں پہلے چھو لیتا ہے۔'' بچے دوڑتے ہوئے آتے، کوئی آپ کے سینے پر گرتا، کوئی پیٹ پر۔ فصل کا میوہ پہلی بار آتا تو برکت کی دعا مانگ کر کسی کم عمر بچے کو دے دیتے۔ کسی گلی میں بچے کھیلتے ہوئے نظر آتے تو خود آگے بڑھ کر آپ ﷺ اُن کو سلام کرتے۔ اُن سے مزے مزے کی باتیں کرتے۔ جب سفر سے تشریف لاتے تو جو بچہ راستے میں مل جاتا، اُسے اپنی سواری پر بٹھا لیتے۔ چھوٹا ہوتا تو آگے اور بڑا ہوتا تو پیچھے بٹھا لیتے۔

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''بچے جنت کے پھول ہیں۔'' اگر بچوں سے کوئی بھول چوک ہو جاتی تو آپ ﷺ انھیں بڑے پیار سے سمجھاتے۔ بچوں کو مارنا پیٹنا آپ ﷺ کو بالکل پسند نہ تھا۔

مدینہ منورہ میں کھجوروں کے کئی باغات تھے۔ جب اُن میں پھل آتے تو ایک لڑکا قریب کے ایک باغ میں جاتا، پھلوں پر پتھر مارتا، کھجوریں گرتیں تو اُن میں سے پکی پکی اور اچھی اچھی کھجوریں اُٹھا کر کھالیتا۔ ایک دن باغ کے مالک نے دیکھ لیا۔ اُس نے لڑکے کو پکڑا اور پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ لڑکا ڈر رہا تھا کہ پیارے نبی ﷺ ناراض ہوں گے اور اُسے سزا دیں گے۔ لیکن نبی ﷺ نے بڑے پیار سے فرمایا: ''آؤ میرے پاس بیٹھو۔'' لڑکا آپ ﷺ کے پاس جا بیٹھا۔ آپ ﷺ نے اُس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور نرمی سے پوچھا: 'تم تو اچھے لڑکے معلوم ہوتے ہو۔ تم نے یہ حرکت کیوں کی؟ کیا تم نہیں جانتے کہ باغ تمہارا نہیں، کسی دوسرے کا ہے؟ دوسروں کی چیزیں یوں برباد نہیں کرتے۔'

پیارے نبی ﷺ کی زبان سے یہ میٹھے بول سُن کر لڑکے نے اپنے دل میں سوچا کہ مجھے

اللہ کے رسول ﷺ سے ساری باتیں سچ سچ بتادینی چاہییے۔ اُس نے کہا: 'اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے تازہ کھجوریں بہت اچھی لگتی ہیں۔ لیکن میرے پاس خرید کر کھانے کے لیے پیسے نہیں ہوتے۔ میں ایسے وقت باغ میں جاتا ہوں، جب وہاں کوئی نہیں ہوتا۔ پتھر مار کر کھجوریں گراتا ہوں اور اچھی اچھی کھجوریں چن لیتا ہوں۔'

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: 'میں بہت خوش ہوا کہ تم نے سچی بات کہہ دی، لیکن اجازت کے بغیر دوسروں کی چیزیں لینے یا انھیں نقصان پہنچانے سے اللہ منع کرتا ہے۔'

لڑکے نے کہا: 'اے اللہ کے رسول ﷺ! اب میں ایسی غلطی نہیں کروں گا۔' پیارے نبی ﷺ نے لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اُسے دعا دی۔

....

الفاظ و معانی:

بوسہ دینا	:	چومنا، پیار کرنا
قِطار	:	صف، لائن
فَصل	:	موسم، رُت
تشریف لاتے	:	آتے
ناراض	:	خفا، ناخوش
حرکت	:	شرارت، غلطی

سوالات اور مشق:

۱۔ایک جملہ میں جواب دیجیے:

۱۔ پیارے نبی ﷺ نے بچوں کے بارے میں کیا فرمایا ہے:

۲۔لڑکا کھجوروں کے باغ میں جا کر کیا کرتا تھا؟

۳۔لڑکا کیوں ڈر رہا تھا؟

۴۔وہ کھجوریں کیوں نہیں خرید سکتا تھا؟

۵۔کیا بِنا اجازت کسی کا سامان لے لینا درست ہے؟

۲۔کون سی بات کس نے کہی؟ قوسین میں لکھیے:

الف: ''دوسروں کی چیزیں یوں برباد نہیں کرتے۔'' (.................نے)

ب: ''مجھے اللہ کے رسول ﷺ سے ساری بات سچ سچ بتا دینی چاہیے۔

(.......................نے)

ج: ''اجازت کے بغیر دوسروں کی چیزیں لینے یا انھیں نقصان پہنچانے سے اللہ منع کرتا ہے۔ (.................نے)

۳۔خالی جگہوں میں صحیح الفاظ لکھیے:

۱۔آپ ﷺ بچوں سے بہت پیار کرتے تھے۔اُن کے.................. پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

۲۔ بچوں کو مارنا، پیٹنا آپ ﷺ کو............... نہ تھا۔

۳۔ اگر بچوں سے کوئی بھول چوک ہو جاتی تو آپ ﷺ انھیں بڑے.......... سے سمجھاتے۔

۴۔ سوچیے اور ملا کر لکھیے:

م	ن	ع			
غ	ل	ط	ی		
ن	ق	ص	ا	ن	
ا	ج	ا	ز	ت	

۵۔ نیچے دیے گئے الفاظ میں واحد کی جمع اور جمع کی واحد لکھیے:

باغات :

کھجور :

بچہ :

پھلوں :

چیزیں :

☆☆☆

سبق (۴)

ہماری عید

آج میں بہت خوش تھا اور میرے ساتھ میرے سارے دوست حامد، محمود، عبداللہ، عبدالکریم، ارشد اور راشد بھی بہت خوش تھے۔ ہم نے آج صبح سویرے نہا دھو کر سفید کرتا پاجامہ اور ٹوپی پہن رکھی تھی اور ساتھ میں خوشبو بھی لگایا تھا۔ نئے نئے کپڑے پہن کر ہم سب اپنے اپنے گھروں سے باہر نکلے اور ایک دوسرے کے گھروں میں جا کر انہیں عید کی مبارک بادیاں پیش کیں، ساتھ ساتھ ہنسی خوشی عید گاہ گئے۔ وہاں ہزاروں مسلمان مرد و خواتین،

بزرگ، جوان، بچے اور بوڑھے سب جمع تھے، ان میں امیر بھی تھے اور غریب بھی۔ سب نے صاف ستھرے اور نئے کپڑے پہن رکھے تھے، انہیں دیکھ کر لگتا تھا جیسے بدلیاں زمین پر اتر آئی ہوں۔ ان لوگوں کے ساتھ ہم بھی پچھلی صف میں چپ چاپ کھڑے ہو گئے۔ نماز کا وقت ہوا تو امام صاحب نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی۔ ہم نے بھی اللہ اکبر کہتے ہوئے اللہ کے حضور دو رکعت عید کی نماز ادا کی، نماز کے بعد ہم نے ایک دوسرے کو مسکرا کر سلام اور مصافحہ کیا، ایک دوسرے سے گلے بھی ملے، عید کی مبارک بادیاں پیش کیں اور ہنستے کھیلتے اپنے اپنے گھروں کو لوٹے۔

آج امی نے بھی صبح سویرے اٹھ کر گھر میں تازہ سوئیاں، حلوہ، گوشت اور پلاؤ بنا رکھا تھا۔ عید گاہ سے گھر آ کر ایک ہی دستر خوان پر گھر کے سارے لوگوں نے خوشی خوشی کھانا کھایا۔ ابو جان نے کچھ لوگوں کو دعوت دے کر گھر بلایا اور انہیں بھی کھانا کھلایا۔ ہم سب نے ایک دوسرے کے گھروں میں جا کر عید مبارک کہا اور سوئیاں کھائیں اور اپنے والدین، بڑے بھائیوں اور بہنوں سے خوب عیدی بٹوری۔

ہم مسلمانوں کی دو عیدیں ہوتی ہیں۔ پہلی عید رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے پر شوال کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے۔ رمضان کے مبارک مہینہ میں ہم سب اللہ کے لیے روزے رکھتے ہیں۔ پورے ایک مہینہ دن بھر ہم بھوکے پیاسے رہتے ہیں، نمازوں کی پابندی کرتے ہیں، رات میں تراویح پڑھتے ہیں اور قرآن کی تلاوت بھی خوب کرتے ہیں۔ جھوٹ، غیبت،

گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑوں سے پرہیز کرتے ہیں اور نیکی پر چلنے کے لیے اللہ تعالی سے خوب دعائیں مانگتے ہیں۔ اسی کی خوشی میں روزوں کا مہینہ مکمل ہونے کے بعد ہم عید الفطر مناتے ہیں۔

ہماری دوسری عید دس ذوالحجہ کو منائی جاتی ہے جسے عید الاضحیٰ یا عید قرباں بھی کہا جاتا

ہے۔اس دن عید کی نماز پڑھ کر سب سے پہلے ہمارے گھروں میں جانوروں کی قربانی ہوتی ہےاورقربانی کا گوشت ہم خود کھاتے ،رشتہ داروں کوبھی دیتے ہیں اور پڑوسیوں میں بھی بانٹتے ہیں۔عید دراصل ایک دوسرے کے ساتھ خوشی بانٹنے کا دن ہوتا ہے۔یہ آپسی جھگڑوں کو بھلا کر ایک دوسرے کو گلے لگانے کا دن ہوتا ہے۔یہ یتیم بچوں،غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے اور اپنی خوشی میں انہیں بھی شریک کرنے کا دن ہوتا ہے۔یہ پڑوسیوں کے ساتھ خوشی بانٹنے اورایک ساتھ کھانے پینے کا دن ہوتا ہے۔

عید کے دن نہا دھو کر نئے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا اور عیدگاہ جا کر بڑی جماعت کے ساتھ دو رکعت عید کی نماز پڑھنا سنت ہے۔اس دن ہر مسلمان اپنا تن اور من دونوں صاف کرتا

ہے۔گھر آنگن،سڑک اور گلیاں سب کچھ صاف ستھرا کیا جاتا ہے۔اس دن ہر مسلمان کے گھر میں اچھے اچھے کھانے اور مختلف قسم کے پکوان بنتے ہیں،ان کھانوں میں سوئیاں ضرور بنتی ہیں اور ہم مزے سے خود بھی کھاتے ہیں اور اپنے دوستوں ،پڑوسیوں ،رشتہ داروں اور غریبوں کو

بھی کھلاتے ہیں۔

اس عید کے دن ہمیں ابو امی، دادا دادی، چچا چچی، بڑے بھائی اور رشتہ داروں سے ڈھیر سی عیدی ملی۔ ہم تمام دوستوں نے طے کیا کہ اب کی عیدی سے اپنے دوست عبدالماجد کے لیے نئے کپڑے اور کچھ کھلونے خریدیں گے تاکہ وہ بھی ہماری خوشی میں شریک ہو سکے۔

عبدالماجد ہمارے محلے کا ایک نیک اور شریف لڑکا ہے، وہ نمازیں بھی خوب پابندی

سے پڑھتا ہے اور اپنے بڑوں کا ادب بھی کرتا ہے۔ وہ بہت ذہین بھی ہے اور درجہ میں اول آتا ہے۔ عید سے ایک دن پہلے جب ہم سارے دوست آپس میں خوشی خوشی بات چیت کر رہے تھے کہ کل عید ہے۔ ہمارے ابو نے ہمارے لیے نئے نئے کپڑے، جوتے، ٹوپیاں اور کھلونے خرید دیے ہیں تو عبدالماجد کھڑا سن کر مایوسی کے ساتھ وہاں سے چل پڑا۔

ہم یہ جانتے تھے کہ عبدالماجد کے ابو اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں اور اس خوشی کے موقع پر بھی اس کے لیے عید کے نئے جوڑے لا دینے والا کوئی نہیں۔ ہم نے عیدی کے پیسے جمع کیے۔ میں نے ان پیسوں کو اپنے ابو کو دیا اور عبدالماجد کے لیے کپڑے خریدنے کو کہا، ابو ہم دوستوں کی اس ایثار پر بہت خوش ہوئے، ہمیں شاباشی اور دعائیں بھی دیں اور پھر بتایا کہ عبدالماجد اور اس کی ماں کے لیے بھی کپڑے خرید لیے گئے ہیں۔ یہ خریداری صدقۃ الفطر کے پیسوں سے کی گئی ہے۔ دراصل مسلمانوں کو اللہ کے پیارے رسول ﷺ کی جانب سے یہ حکم ہے کہ عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۃ الفطر نکالیں اور اپنے پاس پڑوس کے اور گاؤں کے غرباء و مساکین اور یتیموں پر خرچ کریں، ان کے لئے بھی عید کے جوڑے اور سوئیاں خرید کر دیں تاکہ ہماری خوشی میں وہ بھی شریک ہوں اور عید کے دن کوئی دکھی نہ ہو۔

ہمیں یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے دین اسلام میں اللہ تعالی نے اتنا اچھا انتظام کیا ہے کہ عید کے دن نہ تو کوئی بھوکا رہے اور نہ کوئی غمگین۔ عید کے دن ہمارے گھر کچھ غیر مسلم بھائیوں کو بھی سوئیاں کھانے کی دعوت دی جاتی ہے اور اس خوشی میں انہیں بھی شریک

کیا جاتا ہے، کھانے کی دعوت کے ساتھ ہی انہیں اسلام کی اچھائیاں بتا کر دین کی دعوت بھی دی جاتی ہے۔ ہم مسلمانوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ ہم اپنی عید اور دوسرے خوشی کے موقعوں پر اپنے غیر مسلم پڑوسیوں کو بھی اس خوشی میں شریک کریں اور انہیں دین اسلام کی اچھائیاں بتائیں۔ اس عید پر ہماری عید گاہ کے امام صاحب نے اسلام اور دنیا کے تمام مسلمانوں اور ہمارے وطن اور ہمارے ہم وطن بھائی بہنوں کی سلامتی کے لئے بھی دعائیں کیں۔

مشق سوالات:

۱۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

الف۔ مسلمانوں کی کتنی عیدیں ہوتی ہیں؟

ب۔ عید الفطر کس عید کو کہا جاتا ہے؟

ج۔ عید کے دن آپ کیا کیا کرتے ہیں؟

د۔ صدقۃ الفطر کن لوگوں پر خرچ کیا جاتا ہے؟

ہ۔ عید کے دن آپ کے گھر میں کیا کیا پکوان بنتے ہیں؟

و۔ عید کی نماز پڑھنے آپ کہاں جاتے ہیں؟

۲۔ پچھلے سال عید آپ نے کیسے منائی تھی؟ چند جملوں میں بتائیے:

۳۔ اپنے گاؤں کی عید گاہ کی ایک تصویر بنائیے:

۴۔ عید کے دن آپ کو جو عیدی ملی تھی، اس سے آپ نے کیا کیا خریدا؟

۵۔کیا عید کی سوئیاں آپ کو پسند ہیں؟

۶۔حسب ذیل الفاظ کے معانی لکھیے:

خوشبو، مبارک باد، مصافحہ، سوئیاں، دسترخوان،

تراویح، عیدالاضحیٰ، پکوان۔

۷۔ہجری سال کے بارہ مہینوں کے نام لکھیے:

۸۔خالی جگہوں میں 'کا/کی' پر کیجیے:

الف۔قرآن..........تلاوت روزانہ کرو۔

ب۔عید ہم مسلمانوں کے لیے خوشی........دن ہے۔

ج۔قربانی......گوشت اپنے پڑوسیوں کو بھی دو۔

د۔عید کے دن دوستوں کو کھانے.......دعوت دو۔

ہ۔اپنے دوستوں کو اسلام......اچھائیاں بھی بتاؤ۔

☆☆☆

میری مَینا

مائل خیر آبادیؒ

مُنّا ! مُنّا ! بات تو سننا
وہ جو ہے نا! میری مَینا
اُس نے اپنی چونچ جو کھولی
اِنسانوں کی بولی ، بولی
سُن تو کیسی تیری جیسی
کوئی پوری کوئی اَدھوری
اُس کا کہنا کہتے رہنا
مالک ! مولا ! حاکم ! آقا !

یارب	!	تیرے	ہم	سب	بندے
کام	تو	اپنے	لینا	ہم	سے
دنیا	خوش	ہو	یا	نا	خوش ہو
تو	جو	چاہے	وہ	ہو	جائے

الفاظ ومعانی:

مَینا : ایک چڑیا کا نام

انسانوں کی بولی بولی : انسانوں کی طرح بات کرنے لگی

بندے : غلام

ادھوری : نامکمل

مشق اور سوالات:

۱۔ مینا کس کی بولی بولی؟

۲۔ اس نظم میں اللہ تعالیٰ کو اُس کے کن کن ناموں سے یاد کیا گیا ہے؟

۳۔ وہ کون ہے کہ جو چاہتا ہے وہی ہو جاتا ہے؟

۴۔ اس نظم کو زبانی سنائیے؟

☆☆☆

سبق (۶)

چڑِیا کی کہانی

ایک تھی چڑیا، ایک تھا چڑا۔ دونوں ساتھ رہتے تھے۔ بہار کا موسم تھا۔ دونوں نے سوچا، چلو گھونسلا بنائیں، رہنے کا کچھ ٹھکانا کرلیں۔ دونوں تنکے چُن کر لائے۔ تہ پر تہ جمائی۔ مُنا سا گھر بنایا۔ ننھے ننھے سینوں سے دبایا اور گھونسلے کو نرم کیا۔ اچھا سا گھر تیار ہو گیا۔

پھر چڑیا نے ایک انڈا روز کے حساب سے چار دن میں چار انڈے دیے۔ پھر وہ دونوں انڈوں کو سینے لگے۔ ایک دن چڑیا انڈوں پر بیٹھتی، چڑا دانے چگنے جاتا۔ دوسرے دن چڑا انڈوں پر بیٹھتا، چڑیا دانے چگنے جاتی۔ اِس طرح ایک دن، دو دن، تین دن، پورے پندرہ دن ہو گئے۔

اللہ کی قدرت سے انڈوں میں بچے بن گئے۔ بچوں نے کُھٹ کُھٹ چونچ ماری، سب انڈے ٹوٹ گئے۔ بچے باہر نکل آئے، ننھے منّے، آنکھیں بند، نہ پر نہ پُرزے، جیسے گوشت کی بوٹی۔

ماں باپ کیڑے چن کر لاتے، اُن کی چونچ میں ڈال دیتے۔ بچے خوشی خوشی کھا لیتے۔ اس طرح وہ کھاتے رہے، کھاتے رہے، بڑھتے رہے۔ دھیرے دھیرے ان کے پر پرزے نکلے۔ ماں نے پُھر پُھر اُڑنا سکھایا۔ چونچ سے کیڑے پکڑنا سکھایا۔ کُٹ کُٹ دانہ چگنا سکھایا۔ جب بچے بڑے ہو گئے اور جب سب کچھ سیکھ گئے تو ایک دن چڑیا بولی:

'بچو! اللہ کی زمین بہت بڑی ہے۔ جاؤ! اب اپنی روزی خود تلاش کرو' چاروں بچے اپنی روزی کی تلاش میں اِدھر اُدھر نکل گئے۔

الفاظ و معانی:

بَہار کا موسم	:	وہ موسم جس میں پھول کھلتے ہیں۔
تَہ پر تَہ جمائی	:	اوپر تلے رکھا
پَر	:	پنکھ
پُرزے	:	نرم بال، رونگٹے

مشق و سوالات:

۱۔ چڑیا اور چڑے نے کس موسم میں گھونسلا بنایا؟

۲۔ چڑا جب دانے چگنے جاتا تو انڈے کون سیتا تھا؟

۳۔ کتنے دنوں کے بعد بچے انڈوں سے باہر نکل آئے؟

۴۔ اپنی پسند سے پانچ چڑیوں کے نام لکھیے:

۵۔اس کہانی سے آپ کو کیا سبق ملا؟

٦۔خالی جگہ پُر کیجیے:

ا۔دونوں.................چن کر لائے۔

۲۔تہ پر............جمائی۔

۳۔اللہ کی..................سے انڈوں میں بچے بن گئے۔

۷۔جوڑے ملایئے:

الف	ب
کھٹ کھٹ	کھا لیتے
ننھے منے	چونچ ماری
پھر پھر	دانہ چگنا
خوشی خوشی	اڑنا سکھایا
کُٹ کُٹ	جیسے گوشت کی بوٹی

۸۔نیچے دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

ننھے منے   چڑیا   زمین   خوشی خوشی   قدرت

☆☆☆

سبق (۷)

ملاقات

(انور اور سعید ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ انور بازار سے آرہا ہے اور سعید گھر سے بازار کی طرف جارہا ہے۔ راستے میں دونوں کی ملاقات ہوتی ہے۔ وقت عصر سے کچھ پہلے کا ہے۔)

انور: السلام علیکم

سعید: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انور: کہیے! آپ کیسے ہیں؟

سعید: الحمدللہ اچھا ہوں۔ آپ کا مزاج کیسا ہے؟

انور: اللہ کا کرم ہے۔ میں بھی خیریت سے ہوں۔ آپ کہاں جارہے ہیں؟

سعید: بازار جارہا ہوں۔ کچھ سودا سلف لانا ہے۔

انور: آج کھیلنے نہیں آیئے گا؟

سعید: ابھی تو عصر کی اذان بھی نہیں ہوئی، ان شاء اللہ نماز پڑھ کر آؤں گا۔

انور: ٹھیک ہے اور دیکھیے شکیل کو بھی ضرور ساتھ لائیے گا، وہ تو کتاب کا کیڑا ہے۔ ہر وقت پڑھتا رہتا ہے۔ کھیل کود میں حصہ لینا پسند نہیں کرتا۔

سعید: اِسی لیے تو اس کی صحت ٹھیک نہیں رہتی۔ آئے دن بیمار رہتا ہے۔

(اتنے میں دونوں کے ایک استاد آ جاتے ہیں۔ دونوں سلام کرتے اور خیریت معلوم کرتے ہیں۔ دونوں اپنے استاد کو چچا میاں کہتے ہیں۔)

سعید: چچا میاں! یہ بتائیے کہ ایک طالب علم کے لیے کھیلنا بھی ضروری ہے یا نہیں؟

استاد: ایک اچھے طالب علم کو پڑھنے لکھنے اور دوسرے دماغی کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ لیکن اس کے لیے ورزشی کھیل کھیلنا بھی ضروری ہے۔ ہاں! کھیل سے اتنی دل چسپی نہ ہو کہ وہ نرا کھلاڑی بن کر رہ جائے۔

انور: کتنا کھیلیں اور کب کھیلیں؟

استاد: کھیل صرف کھیل کے وقت ہو اور بس اتنا ہو کہ تن درستی اچھی رہے۔ جسم میں طاقت آئے۔ بدن پھرتیلا رہے۔ دماغی قوت میں اضافہ ہو اور کھیل کھیل میں کچھ ورزش ہو جائے۔ مولوی اسماعیل میرٹھیؒ نے کیا خوب کہا ہے:

ہے کام کے وقت کام اچھا ۔۔۔ اور کھیل کے وقت کھیل زیبا
جب کام کا وقت ہو کرو کام ۔۔۔ بھولے سے بھی کھیل کا نہ لو نام
ہاں کھیل کے وقت خوب کھیلو ۔۔۔ کودو، پھاندو، کہ ڈنڈ پیلو

سعید: میں پڑھنے لکھنے میں اپنا زیادہ وقت صرف کرتا ہوں، بس عصر سے مغرب تک کھیلتا ہوں۔

انور: اور میں بھی۔

استاد: تم دونوں بہت اچھے طالب علم ہو۔اللہ تمھیں اچھی صحت بھی دے اور علم کی نعمت بھی۔ نماز کا وقت قریب ہے۔اذان ہونے والی ہے۔اچھا اب میں چلتا ہوں۔**السلام علیکم** .

انور اور سعید: **وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته**

(اذان کی آواز آتی ہے) **الله اكبر الله اكبر**

الفاظ ومعانی:

السلام علیکم : تم پر اللہ کی سلامتی ہو۔

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته: تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو اور اس کی رحمت و برکت ہو۔

الحمدلله : اللہ کا شکر ہے۔سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔

ان شاء الله : اگر اللہ نے چاہا

ڈنڈ پیلنا : کسرت کرنا

نرا کھلاڑی	:	صرف کھلاڑی
الله اکبر	:	اللہ سب سے بڑا ہے

مشق وسوالات:

۱۔کسی سے ملاقات ہو تو سب سے پہلے کیا کہنا چاہیے؟

۲۔سلام کے جواب میں کیا کہا جاتا ہے؟

۳۔خیریت پوچھنے پر کیا کہا جاتا ہے؟

۴۔کھیلنا کیوں ضروری ہے؟

۵۔استاد نے دونوں طالب علموں کو کیا دعا دی؟

۶۔جوڑے ملائیے:

الف	ب
الحمدلله	اللہ سب سے بڑا ہے۔
ان شاء الله	سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔
الله اکبر	اور تم پر بھی اللہ کی سلامتی ہو۔
وعلیکم السلام	اگر اللہ نے چاہا۔

۷۔جملوں کو پورا کیجیے:

۱۔اللہ کا.................. ہے۔میں بھی خیریت سے ہوں۔

۲۔ابھی تو عصر کی ....بھی نہیں ہوئی، ....نماز پڑھ کر آؤں گا۔

۳۔کھیل سے اتنی دل چسپی نہ ہو کہ وہ ....کھلاڑی بن کر رہ جائے۔

۴۔ہے کام کے ....کام اچھا۔

۵۔اور کھیل کھیل میں کچھ............ہو جائے۔

نوٹ: استاد تمام طلبہ و طالبات کو جوڑا جوڑا بنا کر اس ملاقات کی مشق کرائیں۔

☆☆☆

سبق (۸)

آؤ کھانا کھائیں

مائل خیرآبادیؒ

آؤ دستر خوان بچھائیں　　مل جل کر سب کھانا کھائیں
بھائی ! پہلے ہاتھ تو دھولو　　کھانے میں بے کار نہ بولو
بسم اللہ جو بھولا کوئی　　اُس نے ساری برکت کھوئی
دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا　　دیکھو بھیا! بھول نہ جانا
چھوٹے چھوٹے لقمے کھانا　　ہر لقمے کو خوب چبانا
کھانے میں جو عیب نکالے　　کھانے سے وہ ہاتھ اُٹھالے
چھین جھپٹ کھانے میں کرنا　　کام نہیں اچھے بچوں کا
خوش خوش باہم کھانا اچھا　　کچھ بھوکے اٹھ جانا اچھا
کھانا کھاکر اٹھیں جب بھی　　حمد کریں ہم اپنے رب کی

الفاظ ومعانی:

دائیں ہاتھ سے	:	سیدھے ہاتھ سے
دایاں	:	سیدھا، داہنا

لقمے : نوالے، واحد لقمہ

عیب نکالے : خرابی نکالے، برائی بتائے

کھانے سے ہاتھ اٹھا لے : کھانا نہ کھائے

باہم : آپس میں

مشق و سوالات:

ا۔ کھانا کھانے سے پہلے کیا بچھایا جاتا ہے؟

۲۔ کیا کہہ کر کھانا شروع کرنا چاہیے؟

۳۔ کس ہاتھ سے کھانا کھانا چاہیے؟

۴۔کھانا کھانے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

۵۔خالی جگہوں کو پُر کریں:

چھوٹے چھوٹے ...... کھانا ہر لقمے کو خوب ......

چھین جھپٹ ...... میں کرنا کام نہیں ...... بچوں کا

خوش خوش ...... کھانا اچھا کچھ ...... اُٹھ جانا اچھا

۶۔کھانے کے کچھ آداب اس نظم میں آپ نے پڑھ لیا اور کچھ آداب نیچے لکھے جا رہے ہیں۔ ان سب کا خیال رکھیں:

۱۔کھانا بیٹھ کر کھایئے۔ پیارے نبی ﷺ بیٹھ کر کھانے کو پسند فرماتے تھے۔

۲۔کھانا گرنے سے بچایئے۔

۳۔زیادہ گرم کھانا نہ کھایئے۔اس سے صحت کو نقصان پہنچتا ہے۔

۷۔کھانا کھانے کے بعد کی دعا زبانی یاد کر لیجیے اور روزانہ کھانا کھانے کے بعد یہ دعا ضرور پڑھا کیجیے۔

☆☆☆

سبق (۹)

شہد کی مکھی

ایک روز جمیل کے گھر کے سب لوگ باغ کی سیر کو گئے۔ خوب گھومے پھرے۔ بہت سے پیڑ پودے دیکھے۔ پیڑوں پر رنگ رنگ کے پھول اپنی بہار دکھا رہے تھے۔ وہاں کئی جھولے بھی تھے۔ بچے جھولا جھولنے لگے۔ اتنے میں جمیل نے ایک درخت کی اونچی شاخ پر ایک نئی چیز دیکھی۔ اُس نے پکار کر بچوں سے کہا:

"یہاں آؤ! دیکھو یہ کیا ہے؟"

بھائی جان نے بتایا: "یہ شہد کی مکھیوں کا چھتا ہے۔ شہد کی مکھیاں اس میں رہتی ہیں۔"

شکیل نے پوچھا: "یہ مکھیاں زندہ کیسے رہتی ہیں۔"

بھائی جان نے کہا: "یہ مکھیاں پھولوں کا رس چوستی ہیں۔ اُسی رس سے شہد بناتی

ہیں۔شہد ہی اُن کی غذا ہے۔اسی غذا کو کھا کر یہ زندہ رہتی ہیں۔“

صادقہ بیچ میں بول پڑی: ”اچھا تو اِسی لیے یہ پھولوں پر بھنبھناتی اور منڈلاتی رہتی ہیں۔“

بھائی جان نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا: شہد کی مکھیاں پھولوں کی تلاش میں بہت دور دور تک جاتی ہیں۔ بہت محنت کرتی ہیں۔ایک قطرہ شہد بنانے کے لیے انہیں دو تین سو پھولوں تک جانا پڑتا ہے لیکن وہ اپنے کام میں مگن رہتی ہیں۔ وہ بے کار نہیں بیٹھ سکتیں۔

اُنھوں نے تو بس محنت کرنا سیکھا ہے کیوں کہ محنت ہی میں عظمت ہے۔ وہ بڑی محنت سے شہد جمع کرتی ہیں۔ اس شہد سے وہ خود بھی فائدہ اٹھاتی ہیں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتی ہیں۔ محنت کرنے والوں اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے والوں سے اللہ بھی خوش ہوتا ہے۔''

صادقہ پھر بولی: ''مکھیاں اپنے رہنے کے لیے اتنا خوب صورت چھتا کیسے بناتی ہیں۔''

بھائی جان نے کہا: ''شہد کی مکھیوں کے منہ سے ایک خاص قسم کا لُعاب نکلتا ہے اُسی لعاب سے وہ اپنا چھتا بڑی کاری گری سے بناتی ہیں۔ چھتے میں چھوٹے چھوٹے خانے ہوتے ہیں، جن میں وہ شہد جمع کرتی ہیں۔ چھتا اُن کا گھر بھی ہے۔ وہ اپنے گھر کو بڑا صاف ستھرا رکھتی ہیں، آپس میں مل جل کر رہتی ہیں اور اپنا اپنا کام انجام دیتی ہیں۔''

بھائی جان نے بتایا: ''ہر چھتے کی ایک رانی ہوتی ہے۔ رانی مکھی کسی قدر بڑی ہوتی ہے۔ وہی چھتے پر حکومت کرتی ہے۔ انڈے بھی وہی دیتی ہے۔ ایک دن میں سیکڑوں انڈے دیتی ہے تا کہ بہت سی کام کرنے والی مکھیاں چھتے میں موجود رہیں۔''

شکیل نے پوچھا: ''چھتے سے شہد کس طرح نکالا جاتا ہے؟''

بھائی جان نے جواب دیا: ''شہد نکالنے والے پہلے خاص تدبیر سے مکھیوں کو بھگاتے ہیں، پھر چھتے سے شہد نچوڑ لیتے ہیں اور بوتلوں میں بھر کر بازار میں بیچ دیتے ہیں۔

شہد بہت فائدہ مند چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتایا ہے کہ ''شہد میں شفا ہے''۔ شہد ایک لذیذ غذا بھی ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو شہد بہت پسند تھا۔ چھتے سے شہد کے

علاوہ موم بھی ملتا ہے۔ موم بھی بہت فائدہ مند چیز ہے۔ موم اور شہد سے طرح طرح کی دوائیاں بنائی جاتی ہیں۔''

جمیل مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھا کر چھتے پر مارنا ہی چاہتا تھا کہ بھائی جان نے اُسے روکا: ''ایسا نہ کرو۔ کسی کو ستانا بری بات ہے۔ اِنھیں چھیڑو گے تو یہ ڈنک ماردیں گی اور تم سب درد کے مارے رونے اور تلملانے لگو گے۔ اچھا یہ بتاؤ! تم میں سے کس کس نے شہد کھایا ہے؟''

سب بچے ایک ساتھ بول پڑے: ''ہم نے، ہم نے۔''

بھائی جان نے کہا: ''بتاؤ شہد کیسا ہوتا ہے؟''

سب نے کہا: ''میٹھا میٹھا، بہت اچھا، بہت مزے دار۔''

بھائی جان نے کہا: ''دیکھو! اللہ نے ہمیں کیسی کیسی نعمتیں دی ہیں۔ ہم ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ہم اپنے رب کا شکرادا کرتے ہیں۔ **الحمدلله** !''

الفاظ و معانی:

عظمت	:	بڑائی، عزت
لُعاب	:	رال، تھوک
شفا	:	صحت، بیماری کا ختم ہونا
لذیذ	:	مزے دار
تلملانا	:	تکلیف سے بے چین ہونا

مشق وسوالات:

ا۔ جواب دیجیے:

ا۔ جمیل نے باغ میں کون سی نئ چیز دیکھی؟

۲۔ مکھیاں شہد کس چیز سے بناتی ہیں؟

۳۔ ایک قطرہ شہد بنانے کے لیے مکھیوں کو کتنی محنت کرنی پڑتی ہے؟

۴۔ مکھیاں چھتا کس چیز سے بناتی ہیں؟

چھتے سے شہد کس طرح نکالتے ہیں؟

۲۔ نیچے لکھے گئے جملوں کو پورا کیجیے:

ا۔ انھوں نے بس محنت کرنا سیکھا ہے۔ محنت ہی میں ....

۲۔ محنت کرنے والوں اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے والوں سے اللہ بھی ....

۳۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتایا ہے کہ ''شہد میں ....

۴۔ پیارے نبی ﷺ کو شہد بہت ....

۵۔ ہم اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں۔ ....

۳۔ نیچے لکھے گئے جملوں کو سمجھ کر ان کے سامنے صحیح اور غلط کا نشان لگاؤ:

ا۔ چھتے کا ایک راجا ہوتا ہے۔ (.................)

۲۔ مکھیاں چھتا بڑی کاری گری سے بناتی ہیں۔ (.................)

۳۔ چھتے میں مکھیاں آپس میں مل جل کر رہتی ہیں۔ (..................)

۴۔ شہد نکالنے کے لیے ڈھیلے مار کر مکھیوں کو بھگایا جاتا ہے۔ (..................)

۴۔ نیچے دیے گئے حروف کو ملا کر کوئی بامعنی لفظ لکھیے:

۱	ب ا ت و ل و ں	
۲	م ز ے د ا ر	
۳	ک ا ر ی گ ر ی	
۴	ع م ن ی	
۵	ت د خ ر	

۵۔ جس جملہ سے کسی سوال کا علم ہو یا جس جملہ میں کوئی سوال کیا گیا ہو، اس کو سوالیہ جملہ کہتے ہیں۔ اس سبق سے تین سوالیہ جملہ جملے تلاش کیجیے اور ان کو صاف صاف لکھیے۔

☆☆☆

سبق (۱۰)

ہماری راجدھانی کاٹھمانڈو

کاٹھمانڈو ہمارے ملک نیپال کی راجدھانی ہے، یہ نیپال کا سب سے بڑا شہر ہے۔
اس کے چاروں طرف اونچے اونچے خوب صورت پہاڑ ہیں اور یہ پہاڑوں کی گودی میں بہت خوب صورت لگتا ہے۔اس شہر کو باگمتی اور وشنومتی ندی نے اپنے حصار میں لے رکھا ہے۔دربار اسکوائر اس کا ایک خوب صورت علاقہ ہے، جہاں مندروں اور پرانے راجاؤں کے محل اور دربار کے آثار بکثرت دکھائی دیتے ہیں۔اس کے اردگرد آثار قدیمہ کے نشانات اور خوب صورت دوکانیں ہیں۔ان دوکانوں میں دست کاری کے رنگ برنگ سامان اور قدیم چیزیں سجی ہوئی نظر آتی ہیں۔

کاٹھمانڈو کی مشہور جگہوں میں سے ایک نارائن ہیٹی دربار مشہور شاہی محل ہے۔ جسے نیپال کا مشہور شہنشاہ راجہ مہیندر نے بنوایا تھا۔

نارائن ہیٹی دربار کے مین گیٹ کے سامنے والے روڈ کو شاہی مارگ یا دربار مارگ کہا جاتا ہے، یہ اس شہر کا ایک خوب صورت علاقہ مانا جاتا ہے۔

اس شہر کا سب سے پرانا کالج اسی روڈ پر واقع ہے جس کا نام تری چندر کالج ہے۔ اسی روڈ پر کاٹھمانڈو کا مشہور گھنٹہ گھر ہے۔ یہ ایک مینار ہے جس میں ایک بڑی سی گھڑی فٹ ہے۔ جو لوگوں کو ہمیشہ وقت بتاتے رہنے کے لیے ہر پندرہ منٹ پر ٹن ٹن کی آواز لگاتی رہتی ہے۔ باہر سے آنے والے لوگ اسے دیکھ کر اور اس کی آواز سن کر خوش ہوتے ہیں۔

اسی شاہ راہ پر دو خوب صورت اور قدیم ترین مسجدیں ہیں، ایک کا نام نیپالی جامع

مسجد ہے اور دوسری کشمیری جامع مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں مسجدیں دربار شاہی

کی اجازت سے مسلمانوں نے بنائی ہیں ۔ جمعہ کے دن اور رمضان المبارک کے مہینہ میں ان کے اردگرد بڑی رونق رہتی ہے۔ جمعہ کی نماز کے لیے دونوں مسجدوں میں تقریباً دس ہزار

سے زائد مسلمان آتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی نماز اور عبادت کرنے کے طریقہ کو جاننے اور دیکھنے کے شوق میں بہت سے غیر مسلم بھائی اور طلبہ و طالبات مسجد میں آتے ہیں اور پرسکون ماحول میں لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر دل کو سکون حاصل

کرتے ہیں۔

کاٹھمانڈو شہر میں ہی ہندؤوں کا مشہور مندر پشوپتی ناتھ واقع ہے۔اس کی زیارت کے لیے ملک اور باہر سے بھی ہندو بڑی تعداد میں آتے رہتے ہیں۔اس شہر میں گوتم بدھ کی

بڑی بڑی مورتیاں اور بودھوں کی عبادت گاہیں جا بجا نظر آتی ہیں۔بالا جو واٹر گارڈن (بالا جو پانی پارک) بھی یہاں کی مشہور سیاحت کی جگہ ہے۔یہاں کی مشہور جگہوں میں سے دھرہرا ٹاور (مینار) ہے جس کی اونچائی ۲۳۶ رفٹ ہے۔جس کے پچھّم جانب بھی ایک مسجد ہے۔اسی طرح یہاں کی قیصر لائبریری پرانی لائبریریوں میں سے ایک ہے جہاں بہت پرانی کتابیں پڑھنے کو ملتی ہیں۔یہاں کا چڑیا گھر، قومی میوزیم (نیشنل میوزیم)، ٹھمیل بازار اور پارلیامینٹ ہاؤس مشہور جگہیں ہیں، جہاں لوگ گھومنے اور انہیں دیکھنے آیا کرتے ہیں۔

کاٹھمانڈو مختلف مذاہب، زبانوں اور تہذیبوں کے ماننے والے لوگوں کا شہر ہے۔یہ ملک کا تجارتی شہر بھی ہے۔ساری دنیا سے لوگ یہاں تجارت کرنے اور یہاں کی خوب صورتی

کو دیکھنے آتے ہیں۔ اس شہر کے لوگ پر امن طریقہ سے رہتے ہیں۔ مذہبی رواداری، آپسی میل جول اور ایک دوسرے کا کام آنا اس شہر کے لوگوں کی اچھی صفتیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جو کاٹھمانڈو آجاتا ہے وہ اسی شہر کا ہو جاتا ہے۔

مشق وسوالات:

۱۔ راجدھانی کسے کہتے ہیں؟

۲۔ کاٹھمانڈو کی دو مشہور مسجدوں کا نام بتائیے:

۳۔ کاٹھمانڈو کی بہت پرانی لائبریری کا نام کیا ہے؟

۴۔ راج دربار پر کون سا کالج ہے؟

۵۔ کاٹھمانڈو کا مشہور مینار کسے کہتے ہیں؟

☆☆☆

سبق (۱۱)

اُونٹ

''ارے بھائی، کون ہو تم؟ عجیب و غریب مخلوق ہو۔ موٹے موٹے ہونٹ، کمر پر کوبڑ، پاؤں میں گٹے، چال ایسی کہ دیکھنے والے کو ہنسی آ جائے۔ یہ شہر میں کدھر سے نکل آئے؟''

''جناب، آپ شاید مجھے پہچانتے نہیں۔ میں اُونٹ ہوں۔ مجھے ریگستان کا جہاز کہتے ہیں۔ آپ کو میری چال بے ہنگم لگ رہی ہوگی لیکن جب میں ریگستان میں دوڑتا ہوں تو یہی چال دیکھنے کے لائق ہوتی ہے۔ آپ کے شہر کے گھوڑے بھی اس وقت میرا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ میرے پاؤں کے نیچے گدیاں دیکھ رہے ہیں؟ ان کی وجہ سے میرے پاؤں ریت میں نہیں دھنستے اور میں آرام سے ریگستان میں گھومتا ہوں۔''

''میاں اوُنٹ یہ تو ٹھیک ہے لیکن تمہاری کمر پر یہ کوبڑ کہاں سے نکل آیا؟ بھلا کون

تمہاری سواری کر سکتا ہے؟ کیا یہ کسی بیماری کے سبب ہوا ہے؟''

اونٹ مسکراتے ہوئے بولا: ''جناب! یہ کوبڑ بڑے کام کی چیز ہے۔ دراصل یہ میری توانائی کا گودام ہے۔اس میں چربی بھری ہوئی ہے۔اگر مجھے ریگستان میں کھانا نہ ملے تو کوبڑ میں جمع چربی کی مدد سے میں ہفتوں زندہ رہ سکتا ہوں۔ دھیرے دھیرے کوبڑ کی چربی پگھلتی ہےاور میرے جسم کوتوانائی دیتی ہے۔''

''واہ بھئی واہ! تم تو بہت دل چسپ جانور ہو۔ کچھ اور بتاؤ اپنے بارے میں۔ اونٹ جگالی کرتے ہوئے بولا: آپ بغیر پانی پیئے شدید گرمی میں کتنے دن زندہ رہ سکتے ہیں؟

''میاں، ہماری تو ایک دن میں ہی حالت خراب ہوجاتی ہے۔گلاسوکھ جاتا ہے۔آواز بدل جاتی ہے۔اگر ہمیں پانی نہ ملے تو دوتین دن میں اللہ کو پیارے ہوجائیں گے۔''

اونٹ نے قہقہہ لگایا۔بس دوتین دن زندہ رہو گے! میں بیس پچیس روز بغیر پانی کے ریگستان میں سفر کرسکتا ہوں۔ میرے پیٹ میں تین حصے ہیں۔ایک میں کھانا، ایک میں پانی اور تیسرے حصے میں بھی پانی بچا کر رکھتا ہوں۔ جب پیاس لگی، اسی حصہ کا پانی گلے میں لا کر پی لیا۔ میں ایک بار میں ڈھائی سو لیٹر تک پانی پی سکتا ہوں۔

ڈھائی سو لیٹر! میاں تمہارا پیٹ ہے یا پانی کی ٹنکی۔ بھلا کوئی اتنا پانی کیسے پی سکتا ہے! لیکن تمہاری بات پر مجھے یقین ہے۔تم ریگستان میں رہتے ہو۔اچھا یہ تو بتاؤ کہ اتنی لمبی لمبی پلکوں کا راز کیا ہے؟ اونٹ کچھ شرماتے ہوئے بولا: میری لمبی پلکیں مجھے ریت کی آندھی سے

بچاتی ہیں۔ جب بھی ریگستان میں آندھی چلتی ہے۔تو ریت اُڑ اُڑ کر سوئیوں کی طرح بدن میں لگتی ہے۔اس وقت میں آنکھیں بند کر لیتا ہوں۔ایک بات اور بتاؤں؟ میں اپنے نتھنے بھی بغیر ہاتھ لگائے بند کرنا جانتا ہوں۔اس سے ریت میری ناک میں نہیں گھستی۔ میں ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ ریگستان میں اگنے والی کانٹے دار جھاڑیاں اور سوکھی گھاس کھا کر بھی خوش رہتا ہوں۔

اونٹ میاں! تم سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ سچ مچ اللہ نے ہر مخلوق کو کسی نہ کسی مقصد کے تحت پیدا کیا ہے۔ ہر کسی کو کوئی نہ کوئی خوبی دی ہے۔تمھاری جتنی تعریف کی جائے، کم ہے۔

الفاظ و معانی:

مخلوق : ہر وہ چیز یا جان دار جسے اللہ نے پیدا کیا ہے۔

بے ہنگم : بغیر ڈھنگ کے، جو دیکھنے میں اچھا نہ لگے

سبب : وجہ

توانائی : قوت، طاقت

شدید : بہت زیادہ

مشق وسوالات:

۱۔ نیچے دیے گئے سوالوں کا جواب لکھو:

۱۔ اونٹ کو ریگستان کا جہاز کیوں کہتے ہیں؟

۲۔ اونٹ کی کمر پر کوبڑ کیوں ہوتا ہے؟

۳۔ اونٹ بغیر پانی پیے کتنے دن زندہ رہ سکتا ہے؟

۴۔ اونٹ کی لمبی لمبی پلکوں کا راز کیا ہے؟

۲۔ خالی جگہوں میں مناسب الفاظ لکھو:

۱۔ میاں جی، تم عجیب وغریب.................ہو۔ (جانور/ آدمی/ مخلوق)

۲۔ جناب! آپ مجھے پہچانتے نہیں، میں.................ہوں۔ (جہاز/ اونٹ/ ژراف)

۳۔ دراصل یہ میری.................کا گودام ہے۔ (پیاس/ بھوک/ توانائی)

۴۔ میاں ہماری تو ایک دن میں ہی.................خراب ہو جاتی ہے۔

(طبیعت/ حالت/صحت)

۳۔ نیچے دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

ا۔شہر:..

۲۔ بیماری:...

۳۔ٹنکی:...

۴۔خوشی:...

۵۔ریگستان:...

۴۔جوڑے ملایئے:

ب	الف
کوبڑ	چال
بے ہنگم	کمر
کانٹے	ریگستان
جہاز	گلے

☆☆☆

حضرت انسؓ

مدینہ منورہ میں یہ خبر پہنچی کہ اللہ کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ اب مکہ چھوڑ کر مدینہ آرہے ہیں تو وہاں کے لوگ بہت خوش ہوئے۔ حضرت انسؓ اس وقت دس سال کے تھے۔ وہ بھی پورے محلّہ میں گھوم گھوم کر بتا رہے تھے کہ ہمارے نبی ﷺ آرہے ہیں۔ جب آپ ﷺ مدینہ آگئے تو چند ہی دنوں کے بعد حضرت ام سلیمؓ آئیں اور کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ میرا بیٹا انس ہے۔ اسے میں آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ اب حضرت انسؓ روزانہ صبح سے شام تک نبی کی خدمت میں لگے رہتے تھے۔ وضو کے لیے پانی لاتے، مسواک لا کر دیتے، سفر کا سامان ٹھیک کرتے، ضرورت کا سامان لا کر دیتے، آپ ﷺ کی بات دوسروں تک پہنچاتے، کوئی ملنے کے لیے آتا تو اس کی اجازت لیتے، آپ ﷺ جو دین کی باتیں بتاتے اسے یاد کر لیتے، گھر، مسجد، بازار، محلّہ، باغ، صحابہ کے گھر، سفر جہاں بھی اللہ کے نبی ﷺ جاتے حضرت انسؓ بھی آپ ﷺ کی خدمت کے لیے ساتھ ساتھ جاتے۔

مدینہ سے باہر کسی کام سے اللہ کے نبی ﷺ جاتے تب بھی حضرت انسؓ ساتھ میں جاتے۔ نبی ﷺ جنگوں کے لیے کئی بار نکلے۔ بدر، احد، خیبر، خندق، صلح حدیبیہ اور فتح مکہ ہر جگہ حضرت انسؓ ساتھ تھے۔

نبی ﷺ کی ایک ایک بات یاد کر لیتے تھے۔ حضرت انسؓ نے ایک ہزار سے زیادہ احادیث بیان کی ہیں۔ بڑے بڑے صحابہ حضرت انسؓ سے دین کی باتیں پوچھتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کو بحرین کا گونر بنایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے دین کی تعلیم دینے کے لیے ان کو بصرہ بھیج دیا تھا۔ وہ زندگی بھر دین کی تعلیم دیتے رہے۔ ان کے ہزاروں شاگرد تھے۔ بہت لمبی عمر پائی۔ ۱۰۳ر سال کی عمر میں بصرہ ہی میں وفات پائی۔

اللہ کے نبی ﷺ بھی حضرت انسؓ سے بہت پیار کرتے تھے۔ ان کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ دس سال تک حضرت انسؓ خدمت کرتے رہے لیکن کبھی اللہ کے نبی ﷺ نے ان کو سخت سست نہیں کہا، نہ کبھی مارا پیٹا بلکہ ہمیشہ پیار سے کام لیتے رہے۔ نبی ﷺ نے ان کے حق میں دعا کی تھی کہ ''اے اللہ! انسؓ کے مال میں برکت دے، ان کی اولاد میں برکت دے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔'' اس دعا کی برکت تھی کہ حضرت انسؓ بہت مال دار ہو گئے۔ کئی کئی باغات تھے۔ اچھی تجارت بھی کرتے تھے۔ ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہنتے، خوب صورت چادر اور عمامہ رکھتے، ہمیشہ خوشبو لگاتے، غریب لوگوں کی بڑی مدد کرتے اور صدقہ وخیرات میں آگے رہتے۔ ان کے دستر خوان پر اچھے اچھے کھانے ہوتے، گھر جو بھی آتا اسے دستر خوان پر بلاتے۔ کدو کھانا بہت پسند کرتے۔ گوشت بہت شوق سے کھاتے۔

اللہ نے ان کو بہت سی اولاد سے نوازا تھا۔ بچوں کو احادیث سناتے اور یاد کراتے۔ ان کو تیر چلانا سکھاتے اور ان کے درمیان تیر اندازی کا مقابلہ کرواتے۔ کبھی کبھی گھوڑ دوڑ کا بھی

مقابلہ کرواتے۔ وہ خود گھوڑ دوڑ میں سب سے آگے رہتے۔ وہ بہت تیز دوڑتے تھے۔ وہ اچھے فوجی بھی تھے۔

حضرت انسؓ کے کچھ شاگرد بہت مشہور ہوئے۔ جیسے حسن بصری، محمد بن سیرین، سعید بن جبیر اور ربیعۃ الرائے۔ حضرت انسؓ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ وہ اللہ کے نبی ﷺ سے بے بناہ محبت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی احادیث لوگوں کو سناتے۔ آپ ﷺ کی عادات، لباس، بات چیت، سفر وغیرہ کے احوال سناتے۔ نبی ﷺ کی ایک ایک بات ان کو یاد تھی۔ اسی لحاظ سے وہ اپنی زندگی گزارتے۔ ہر کام نبی ﷺ کی طرح کرتے۔ وہ نیکیوں کے بارے میں لوگوں کو بتاتے اور برائیوں سے روکتے۔ چھوٹا یا بڑا، مرد یا عورت، عام آدمی یا سرکاری حکام کوئی بھی دین کے خلاف کرتا تو ٹوکتے۔ حق بات ضرور بتاتے۔ وہ ظلم کو برداشت نہیں کرتے تھے۔

حضرت انسؓ کی زندگی میں تین باتیں بہت اہم ہیں۔ پہلی بات: وہ دس سال تک اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں رہے۔ ہر وقت آپ ﷺ کی خدمت میں لگے رہے اور نبی ﷺ کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دیتے۔

دوسری بات: ان کو احادیث بہت زیادہ یاد تھیں۔ وہ زندگی بھر لوگوں کو حدیث سناتے رہے اور دین کی باتیں بتاتے رہے۔

تیسری بات: ہر کام نبی ﷺ کی سنت کے مطابق کرتے۔ وہ ہمیشہ اس بات کے لیے

فکرمند تھے کہ کہیں میرا کوئی کام نبی ﷺ کی سنت کے خلاف نہ ہو۔ ورنہ میں اللہ کے دربار میں کیا جواب دوں گا۔

پیارے بچو! حضرت انسؓ بھی آپ کی طرح بچے تھے لیکن نبی ﷺ کی خدمت میں اپنی زندگی گزاردی اور ہمیشہ دین کی تعلیم لوگوں کو دیتے رہے۔ آپ بھی محنت سے پڑھیے، دین کی باتیں سیکھیے اور دوسروں کو بھی بتایئے۔

مشق وسوالات:

۱۔ حضرت انسؓ ہجرت کے وقت کتنے برس کے تھے؟

۲۔ حضرت انسؓ کی ماں کا نام کیا تھا؟

۳۔ حضرت انسؓ نے کتنے سالوں تک نبی ﷺ کی خدمت کی؟

۴۔ حضرت انسؓ کو بحرین کا گورنر کس نے بنایا تھا؟

۵۔ حضرت انسؓ اپنے بچوں کو کیا کیا سکھاتے تھے؟

۶۔ حضرت انسؓ کو کھانے میں کیا چیز پسند تھی؟

۷۔ حضرت انسؓ کے علاوہ دس صحابہ کا نام لکھیے:

☆☆☆

سبق (۱۴)

نیپال کا ترانہ

انصر نیپالی

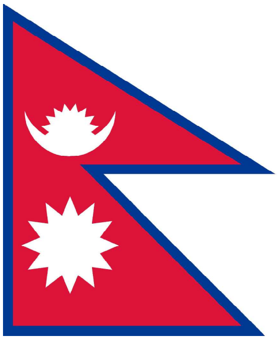

سارے جہاں سے پیارا نیپال ہے ہمارا
بن کر چمک رہا ہے آنکھوں میں سب کے تارا

یہ اونچے اونچے پربت یہ مسکراتے پودے
قدرت نے اس کو بخشا کتنا حسیں نظارا

لوری سنا رہی ہیں تالاب اور ندیاں
چشمے ہیں گنگناتے موجوں کا ہے کنارا

جنگل ہرے بھرے ہیں، شاداب کھیتیاں ہیں
سر سبز وادیوں کو پھولوں نے ہے نکھارا

اے دامنِ ہمالہ تو ہے نشانِ عظمت!
چھو کر ترے لبوں کو افلاک نے سنوارا

ہمال ہو ، پہاڑ ہو ، یا ہو ترائی خطہ
میچی سے مہاکالی نیپال ہے ہمارا

شمس و قمر کا پرچم ہاتھوں میں ہے ہمارے
خاکِ وطن کا ذرہ ہے نور کا منارا

مذہب سے ہے عقیدت ، تہذیب سے ہے الفت
انسانیت کا رشتہ مضبوط ہے ہمارا

کوئی ہماری جانب نظریں اٹھا کے دیکھے
جب تک ہے جان باقی ہرگز نہیں گوارا

انصر کی یہ دعا ہے اللہ! بحرِ غم میں
جب ڈگمگائے کشتی دینا اُسے سہارا

....

مشق وسوالات:

۱۔اللہ نے ہمارے ملک کو کیا کیا دولت دے رکھی ہے؟

۲۔اس ترانہ کو زبانی یاد کر لیجیے اور اپنے والدین کو سنائیے:

۳۔اس ترانہ کے مشکل الفاظ اور ان کے معانی لکھیے:

۴۔درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

تارا۔ شاداب۔ حسین۔ مہاکالی۔ گوارا۔

۵۔ نیپال کی پانچ مشہور ندیوں کا نام لکھیے۔

۶۔ نیچے دیے گئے نیپال کے نقشہ کو آپ بھی بنائیے جس میں صوبوں کا نام بھی لکھیے:

۷۔ اسم معرفہ اُس اسم کو کہتے ہیں جس سے کسی خاص اور متعین شخص، جگہ یا چیز کا علم ہوتا ہو۔ اس سبق سے پانچ اسم معرفہ تلاش کیجیے اور صاف صاف لکھیے۔

☆☆☆

سبق (۱۴)

عبداللہ اور عبیداللہ

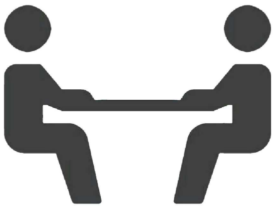

عبیداللہ: بھائی جان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

عبداللہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبیداللہ: بھائی جان! کلمہ کسے کہتے ہیں؟

عبداللہ: انسان جو منہ سے بولتا ہے یا اس کے منہ سے جو آواز نکلتی ہے، اسے کلمہ کہتے ہیں۔

سنو! کلمہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ آدمی کے منہ سے جو الفاظ نکلتے ہیں وہ دو طرح کے ہوتے ہیں۔ کچھ آواز ایسے ہوتے ہیں جو بامعنی ہوتے ہیں۔ ان کا کچھ مطلب ہوتا ہے اور کچھ آواز ایسے ہوتے ہیں جو بے معنی ہوتے ہیں اور ان کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

عبیداللہ: پھر سے بتایئے کلمہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں کیا؟

عبداللہ: کلمہ کی دو قسمیں ہیں: موضوع اور مہمل

ا۔ موضوع وہ کلمہ ہے جو معنی رکھتا ہو اور اس کا کچھ مطلب سمجھ میں آئے، اسے موضوع کہتے ہیں۔

۲۔ مہمل وہ کلمہ یا آواز ہے جو کوئی معنی نہ رکھتا ہو اور جس کا کچھ مطلب سمجھ میں نہ آئے، اسے مہمل کہتے ہیں۔

عبیداللہ: مہمل کو پھر سے بتائیے؛

عبداللہ: ہمارے منہ سے کبھی کبھی روانی اور تیزی میں کچھ ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں جن کا کوئی معنی مطلب نہیں ہوتا ہے۔ جیسے روٹی ووٹی، کتاب وتاب، قلم ولم۔ یہ جو جلدی جلدی میں بولا گیا: ووٹی، وتاب، ولم یہ سب مہمل ہیں۔

عبداللہ: آدمی کے منہ سے کبھی سادہ آواز نکلتی ہے۔ جیسے اب پ ت ٹ ث ج انھیں حروف کہتے ہیں۔

کبھی کئی حروف سے مل کر اکٹھا آواز نکلتی ہیں جیسے کتاب، کاپی، قلم، احمد انھیں لفظ کہا جاتا ہے۔ ان ہی معنی دار لفظ یا الفاظ کو کلمہ یا موضوع کہتے ہیں۔

عبیداللہ: بھائی جان! کلمہ یا موضوع اور مہمل کی پانچ پانچ مثالیں بتائیے۔

عبداللہ: کلمہ کی مثالیں: کتاب، کاپی، قلم، کرسی، سیب۔

مہمل کی مثالیں: وتاب، واپی، ولم، ورسی، ویب۔

مشق وسوالات:

۱۔کسی سے ملاقات ہوتو سب سے پہلے کیا کہنا چاہیے؟

۲۔اپنے بڑے بھائی کو کیا کہہ کر بلانا چاہیے؟

۳۔کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۴۔مہمل کسے کہتے ہیں؟

۵۔اپنے دوست کے ساتھ آمنے سامنے بیٹھیے۔عبداللہ اور عبیداللہ کی طرح پورا سبق دہرایئے:

۶۔دس مہمل اپنی کاپی میں لکھیے:

☆☆☆

سبق (۱۵)

کھیل کود

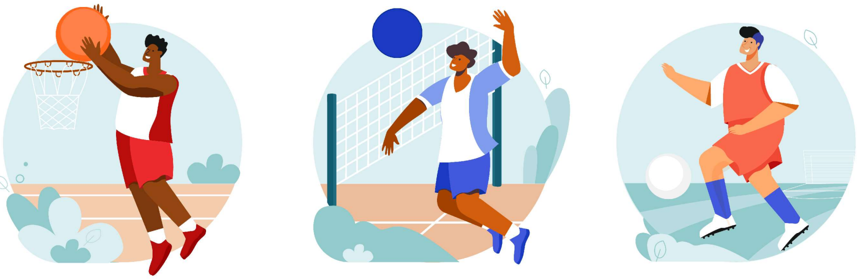

کھیل کا مقصد صحت مند رہنا ہے۔کھیل سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔کھیل سے دل و دماغ تازہ رہتا ہے۔ذہنی تھکاوٹ دور ہوتی ہے۔جسم چست اور پھرتیلا بنتا ہے۔آدمی چاک و چوبند رہتا ہے۔کھیل کھلے میدان میں اور صاف ہوا میں کھیلنا چاہیے۔کھیل میں آدمی تھوڑی دیر کے لیے گھر، مدرسہ اور دنیا کے تمام رنج وغم سے آزاد ہو جاتا ہے۔تیز چلنا، دوڑنا، اچھلنا، کودنا، لمبی سانس بھرنا اور مقابلہ کرنا، آدمی کو خوشی اور مسرت دیتا ہے۔

کھیل طرح طرح کے ہوتے ہیں۔آپ اچھے اور مفید کھیل سے دلچسپی پیدا کیجیے۔
فٹ بال، والی بال، رِنگ بال، باسکیٹ بال، کرکٹ، ہاکی، کبڈی، غلیل اور نشانہ بازی کے کھیل نفع بخش ہیں۔اسی طرح تیز دوڑ، لمبی دوڑ، لمبی کود، اونچی کود، تیراکی، رسہ کشی، آنکھ

مچولی، پاس فیل وغیرہ بھی مفید ہیں۔سب سے اچھا کھیل وہ ہے جس میں ایک ہی وقت میں ہر کھلاڑی ہر وقت دوڑ بھاگ میں اور کھیل میں مصروف رہے۔

جن کھیلوں سے جسم میں چستی اور پھرتی نہ پیدا ہو اور طبیعت خوش نہ ہو وہ کھیل فائدہ مند نہیں ہے۔جن کھیلوں میں ڈورنا، بھاگنا، اچھلنا، کودنا، محنت کرنا، دماغی قوت لگانا، لمبی سانس لینا، آگے بڑھنا، ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا، یہ کام نہ ہوں، تو اُن کھیلوں سے صحت کو کوئی فائدہ نہیں ملتا ہے۔پتنگ بازی، موبائل گیم، گولی گچی، تاش، شطرنج یا ایسے کھیل جن میں آدمی بس ایک ہی جگہ بیٹھا رہتا ہے۔ایسے کھیلوں سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔نہ ورزش ہوتی ہے اور نہ تفریح ہوتی ہے۔اسی طرح نہ خوشی حاصل ہوتی ہے اور نہ طبیعت ہشاش بشاش ہوتی ہے۔

جو بچے پڑھائی کرتے ہیں، ان کے لیے کھیل اور بھی ضروری ہے۔ ان کو کھیل کے وقت ضرور کھیلنا چاہیے۔ پڑھنے لکھنے، سبق یاد کرنے ، ہوم ورک کرنے سے جو ذہنی تھکاوٹ ہو جاتی ہے اور طبیعت بوجھل سی ہو جاتی ہے، کھیل سے یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ ذہن و دماغ تازہ اور پڑھائی کے لیے یکسو ہو جاتا ہے۔ جو لوگ صرف پڑھتے ہی رہتے ہیں اور کھیل کے میدان میں نہیں جاتے ہیں، وہ اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ کھو دیتے ہیں۔ کھیل سے بچپن کی زندگی میں رونق پیدا ہوتی ہے۔ نئے نئے دوست ملتے ہیں۔ ساتھیوں اور دوستوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ خوشی اور غم کے جذبات کو جاننے کا موقع ملتا ہے۔ بچپن کی یادیں بہت حسین ہوتی ہیں اور کھیل اور تفریح سے اُن کا حسن دوبالا ہو جاتا ہے۔

جو بچے نہیں کھیلتے ہیں، ان کے اندر سستی اور کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کا دماغ بھی سست ہو جاتا ہے۔ ان کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ کھیل بڑی عمر کے لوگوں کے لیے مفید ہے۔ جو لوگ روز مرہ کھیلوں میں شریک نہیں ہوتے وہ عموماً غمگین نظر آتے ہیں۔ غم کا علاج بھی کھیل ہے۔

آج کل کھیل کو بڑی اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ ہر ملک کا اپنا قومی کھیل بھی ہوتا ہے۔ ہمارے ملک کا قومی کھیل فٹ بال ہے۔ نیپال کے بچے اور بڑے سب فٹ بال کو بہت پسند کرتے ہیں۔حکومت فٹ بال کا میچ کرواتی ہے۔ یہ میچ کبھی صوبائی سطح پر ہوتا ہے۔کبھی ملکی سطح پر ہوتا ہے۔ بین الاقوامی سطح پر بھی فٹ بال کے میچ ہوتے ہیں جن میں نیپال کی فٹ بال ٹیم بھی حصہ لیتی ہے۔

گاؤں میں بھی لوگ فٹ بال کھیلتے ہیں اوراس کے مقابلے کرواتے ہیں۔گاؤں میں، مدارس اوراسکولز میں،نگر پالیکا سطح پراور ضلع سطح پر بھی فٹ بال میچ ہوتا ہے۔ ہر چیز کی طرح اب کھیل کے بھی قاعدے اوراصول ہیں۔ ہر کھلاڑی اس کی پابندی کرتا ہے۔

کھیلوں سے صبر وتحمل، مقابلہ آرائی،مل جل کر کام کرنے کا سلیقہ، تیاری اور منصوبہ بندی ، وقت کی پابندی ، قیادت اور فیصلہ لینے کی تربیت ہوتی ہے۔ بچے کھیل کھیل میں یہ سب چیزیں سیکھ جاتے ہیں۔

الفاظ ومعانی:

چست : پھرتیلا، تیز

مفید : فائدہ مند

حسین : خوب صورت

قومی کھیل : ملک کا سرکاری کھیل

بین الاقوامی : کئی ملکوں کا

تحمل : صبر، برداشت

مقابلہ آرائی : مقابلہ کرنا

منصوبہ بندی : کسی کام کا خاکہ بنانا، تیاری کرنا

قیادت : رہ نمائی، ذمہ داری

مشق و سوالات:

۱۔ کھیل کیوں ضروری ہے؟

۲۔ اچھے اور مفید کھیل کون کون ہیں؟

۳۔ کس طرح کے کھیل سے دور رہنا چاہیے؟

۴۔ ہمارے ملک کا قومی کھیل کیا ہے؟

۵۔ آپ کا سب سے پسندیدہ کھیل کیا ہے؟

۷۔ نیچے دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کرو:

کھیل، ورزش، مفید، پسندیدہ، صبر و تحمل، تفریح، قومی، دوڑ بھاگ، اچھا طالب علم

۸۔ خالی جگہوں کو پُر کرو:

۱۔ بچے .... میں یہ سب سیکھ جاتے ہیں۔

۲۔ ہر ملک کا .... کھیل بھی ہوتا ہے۔

۳۔کھیل.................کے ہوتے ہیں۔

۴۔کھیل....................................میں کھیلنا چاہیے۔

۵۔جو بچے نہیں کھیلتے ہیں۔ان کے اندر..............................پیدا ہو جاتی ہے۔

نوٹ: استاد اپنی نگرانی میں اس ہفتہ فٹ بال کا ایک میچ کرائیں جس میں طلبہ اپنے درجہ کی جیت حاصل کریں۔☆☆☆

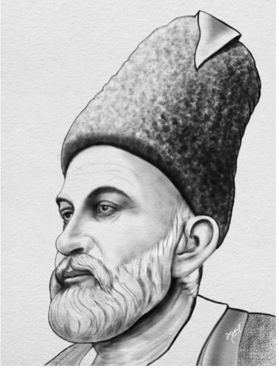

سبق (۱۶)

مرزا غالبؔ

مرزا غالبؔ اردو کے بہت بڑے شاعر مانے جاتے ہیں۔ پوری دنیا میں ان کا نام مشہور ہے۔ مرزا غالبؔ ۱۷۹۷ء میں آگرہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا پورا نام اسداللہ خان اور تخلص غالبؔ تھا۔ جب وہ صرف پانچ سال کے تھے تو اُن کے والد جو ایک فوجی افسر تھے ''الور'' کی جنگ میں مارے گئے۔ وہ بچپن میں یتیم ہوگئے۔ والد کے انتقال کے بعد اُن کے چچا احمد اللہ بیگ نے ان کی پرورش کی۔ غالبؔ جب نو سال کے ہوئے تو چچا بھی انتقال کر گئے۔

ان کا بچپن بہت دکھ میں گزرا۔ نوجوانی میں ہی غالب کو آگرہ چھوڑنا پڑا اور وہ دہلی آگئے۔ انہوں نے بچپن میں ہی شاعری شروع کردی تھی۔ ان کے زمانے میں ان کا کلام میر تقی میرؔ کو دکھایا گیا۔ میرؔ کا شمار اردو کے بڑے شعراء میں ہوتا ہے۔ وہ غالب کا کلام دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ غالب کسی اچھے شاعر کو اپنا استاد بنالیں تو ایک دن بہت نام کمائیں گے۔ غالب کو فارسی کے ایک استاد مل گئے اور غالب اپنے فن کے استاد ہوگئے۔

مرزا اسد اللہ خان غالبؔ ایک ملنسار اور ہنس مکھ انسان تھے۔ وہ آخری مغل تاج دار بہادر شاہ ظفر کے پسندیدہ شاعر تھے۔اس کے باوجود غالب میں غرور نام کی کوئی چیز نہ تھی۔وہ سبھی سے ملتے جلتے تھے۔ان کے سینے میں ایک ہمدرد دل تھا۔ان کے پاس کوئی بھی ضرورت مند آجاتا تو وہ اس کی مدد ضرور کرتے۔ غالب کے پورے بھارت دیش میں سیکڑوں شاگرد تھے۔ان کے ایک مشہور شاگرد مولانا الطاف حسین حالیؔ ہیں اور انہوں نے مرزاؔ غالب کے بارے میں ایک مشہور کتاب 'یادگارِ غالبؔ' لکھی ہے۔

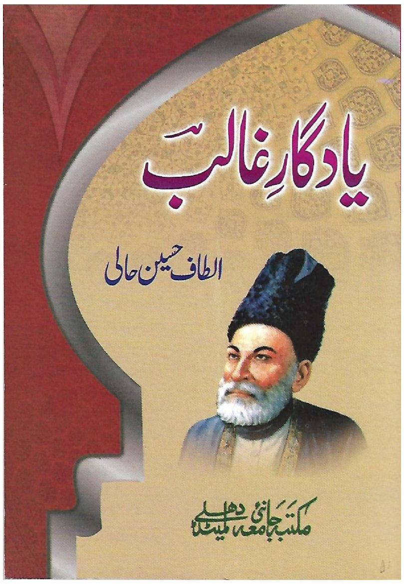

ان کی ظرافت کے کئی قصے مشہور ہیں۔ ایک مرتبہ غالبؔ اپنے دوستوں کے ساتھ آم کھا رہے تھے۔سب لوگ آم کھا کر چھلکے اور گٹھلیاں ایک طرف ڈال رہے تھے کہ ایک گدھا آیا اور آم کے چھلکوں کو سونگھ کر آگے بڑھ گیا۔ یہ دیکھ کر غالبؔ کا ایک دوست بولا: ''دیکھئے گدھے بھی آم نہیں کھاتے۔'' دراصل اس دوست کو آم پسند نہیں تھے۔دوست کی بات سن کر غالب نے جواب دیا:''سچ مچ گدھے ہی آم نہیں کھاتے۔''

غالب اردو کے عظیم شاعر تو تھے ہی بہترین نثر نگار بھی تھے۔انہوں نے جو خطوط لکھے وہ نرالے ہیں۔انداز بیان اس قدر دل چسپ کہ پڑھنے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ غالبؔ براہِ

راست گفتگو کر رہے ہیں۔ کیوں کہ انہوں نے پہلی بار آسان اور سادہ زبان کا استعمال اپنے خطوط میں کیا ہے۔ ۱۸۵۷ء میں پہلی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد دہلی کی تباہی کا حال انہوں نے اپنے دوستوں سے خطوط کے ذریعہ ہی بیان کیا ہے۔

دوسو سال بعد بھی غالبؔ کے کلام میں وہی تازگی اور شیرینی ہے جو اُس دور میں تھی۔

۱۸۶۹ء میں مرزا غالبؔ کا دہلی میں انتقال ہوا۔

الفاظ و معانی:

تخلص : شاعر کا وہ نام جو شعروں میں آتا ہے۔

شمار : گنتی

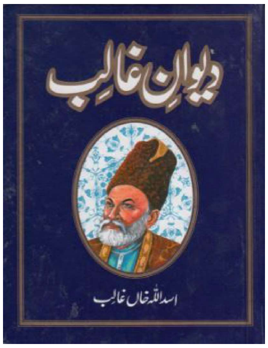

شعراء : شاعر کی جمع ہے

ظرافت : ہنسی، مذاق

دل لگی : دل کو اچھی لگنے والی باتیں

عظیم : بڑا

نثر نگار : نثر لکھنے والا

شاعر : شعر لکھنے والا

خطوط : خط کی جمع ہے، پیغام

شیرینی : مٹھاس

مشق اور سوالات:

ا۔ نیچے جو سوالات ہیں، ان کا جواب لکھیے:

ا۔ مرزا غالب کا پورا نام کیا ہے؟

۲۔ غالبؔ کا کلام دیکھ کر میر تقی میرؔ نے کیا کہا تھا؟

۳۔ غالبؔ ایک اچھے شاعر ہونے کے ساتھ اور کیا تھے؟

۴۔ غالبؔ کی شاعری میں خاص بات کیا ہے؟

۵۔ غالبؔ کس ملک کے رہنے والے تھے؟

۲۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے:

ا۔ مرزا غالبؔ اردو کے بہت بڑے.............. مانے جاتے ہیں۔

(استاد/ شاعر/ ماہر)

۲۔ نوجوانی میں ہی غالبؔ کو آگرہ چھوڑنا پڑا وہ.................... آ گئے۔

(کاٹھمانڈو/ دہلی/ لکھنؤ)

۳۔ انہوں نے بچپن میں ہی شاعری.............. کر دی تھی۔ (بند/ شروع/ مکمل)

۴۔ غالبؔ کے بھارت بھر میں سیکڑوں .... تھے۔ (دوست/ شاگرد/ دشمن)

۵۔ غالبؔ اردو کے عظیم شاعر تو تھے ہی، بہترین.............. بھی تھے۔

(سپاہی/ نغمہ نگار/ نثر نگار)

۳۔صحیح جواب کے سامنے صحیح کا نشان لگائیے:

ا۔غالبؔ اردو کے بہت بڑے.................. مانے جاتے ہیں۔

الف: استاد ب: ناشر ج: شاعر د: شاگرد

۲۔مرزا غالبؔ کے والد.................. تھے۔

الف: کسان ب: بادشاہ ج: وزیر د: فوجی افسر

۳۔نوجوانی میں غالب آگرہ چھوڑ کر.................. آ گئے۔

الف: براٹ نگر ب: کاٹھمانڈو ج: دہلی د: ممبئی

۴۔ایک دن غالب اپنے دوستوں کے ساتھ.......... کھا رہے تھے۔

الف: گوشت روٹی ب: سیب ج: آم

۴۔معرفہ اُس اسم کو کہتے ہیں جس سے کسی خاص چیز، جگہ، آدمی کی جانکاری ہوتی ہے۔اپنے سبق سے پانچ اسم معرفہ تلاش کیجیے۔

....

۵۔نیچے لکھے گئے الفاظ کے معانی بتایئے اور اپنے جملوں میں استعمال بھی کیجیے۔

شاعر:..

تخلص:..

پرورش:..

انتقال:...

خطوط:...

٦۔اپنے استاد محترم سے پوچھ کر نیپال کے تین مشہور اردو شعراء کے نام لکھیے ۔

☆☆☆

کمپیوٹر

کمپیوٹر، ہے جس کا مشینوں میں نام
وہ کرتا ہے، انسان سے تیز کام
ہے انساں کی ایجاد کردہ مشین
مگر کام کرتی ہے بچو! حسین
ملے گا یہ دنیا کے ہر گوشے میں
نظر آئے گا بچو ہر شعبے میں
یہ انسان سے زیادہ حساس ہے
اسے اپنی رفتار کا پاس ہے
کبھی دیکھو تم اس کو چلتے ہوئے
کبھی اس سے کاغذ نکلتے ہوئے
اسی واسطے اس کا روشن ہے نام
مہینوں کا کرتا ہے گھنٹوں میں کام
بہت اونچا یوں اس کا معیار ہے
کہ یہ عقلِ انساں کا شہ کار ہے
کرو ایسی ایجاد تم دہر میں
کہ ہو جس کا چرچا ہر اِک شہر میں

الفاظ و معانی:

گوشے	:	کونے
شعبہ	:	حصہ
حساس	:	جو کسی بات یا اثر کو زیادہ محسوس کرے۔
پاس	:	خیال، لحاظ
ایجاد	:	کوئی نئ چیز بنانا
روشن	:	چمک دار
شہ کار	:	بہترین کام
دہر	:	زمانہ، وقت، دنیا

مشق وسوالات:

ا۔ نیچے دیے گئے سوالوں کا جواب لکھیے:

ا۔ دنیا کے ہر گوشے میں کون سی مشین مل جاتی ہے؟

۲۔ کسے اپنی رفتار کا پاس ہے؟

۳۔ کمپیوٹر مہینوں کا کام کتنی دیر میں کرتا ہے؟

۴۔ شاعر بچوں سے کیا ایجاد کرنے کو کہہ رہا ہے؟

۲۔ نیچے دیے گئے اشعار کو مکمل کیجیے:

ا۔ ....ہے جس کا مشینوں میں نام

۲۔ ملے گا یہ دنیا کے ہر..................میں

۳۔ کبھی دیکھو تم اس کو..................ہوئے

۴۔ بہت اونچایوں اس کا..................ہے

۵۔ کرو ایسی ایجاد تم ....میں

۳۔ نیچے دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

مشینوں:..

تیز:..

کبھی:..

معیار: ....

روشن: ....

۴۔اس سبق سے پانچ اسم تلاش کیجیے۔

....

۵۔اس سبق سے پانچ صفت تلاش کیجیے۔

....

٦۔اپنے استاد کے ساتھ مدرسہ کی آفس یا کمپیوٹر کلاس میں سب طلبہ وطالبات جائیں اور کمپیوٹر پر کام ہوتے ہوئے دیکھیں۔

☆☆☆

سبق (۱۸)

مذکر اور مؤنث

دنیا میں رہنے والی ہر زندہ چیز کے اللہ نے جوڑے بنائے ہیں۔ ان میں کچھ نر ہیں اور کچھ مادہ۔ جیسے مرد نر ہیں اور عورتیں مادہ۔ اسی طرح جانوروں میں اور پرندوں میں بھی نر اور مادہ ہوتے ہیں۔ جیسے بلا اور بلی، بکرا اور بکری، کبوتر اور کبوتری، مرغا اور مرغی، شیر اور شیرنی، چڑا اور چڑیا۔

دیکھا آپ نے ہر جوڑے کے نام میں فرق ہے۔ اگر ہم بیل دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں دیکھو بیل کھڑا ہے۔ جب کسی گائے کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں: گائے اپنے بچے کے ساتھ کھڑی ہے۔ اس لیے بیل کو مذکر اور گائے کو مؤنث کہتے ہیں۔

ان مثالوں میں آپ نے صرف جان داروں کے نام اور ان کے جوڑوں کے نام پڑھے ہیں۔لیکن اردو میں ایسے بھی اسم ہیں جو کسی جان دار چیز کے نہیں ہوتے۔ ہاں بولنے والے اسموں میں سے کسی کو مذکر اور کسی کو مؤنث بولتے ہیں۔ جیسے کتاب مؤنث، قلم مذکر، کرسی مؤنث، گلاس مذکر، سورج اور چاند مذکر ہیں۔ زمین مؤنث ہے۔

اب آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ہم بے جان چیزوں کے لیے بھی مذکر اور مؤنث کا استعمال کرتے ہیں۔ جان دار اسموں کو مذکر یا مؤنث حقیقی کہتے ہیں اور بے جان اسموں کو مذکر یا مؤنث غیر حقیقی کہتے ہیں۔ روزانہ کی بات چیت کے ذریعہ ہمیں اچھی طرح اس کا پتا چل جاتا ہے کہ کون لفظ یا اسم مذکر ہے اور کون مؤنث ہے۔

مشق وسوالات:

۱۔ نیچے دیے گئے سوالوں کا جواب لکھیے:

۱۔ زندہ چیزوں کے جوڑے میں نر اور مادہ کو کیا کہتے ہیں؟

۲۔ کیا بے جان چیزیں بھی مذکر اور مؤنث ہوتی ہیں؟

۳۔ بکرا، گھوڑی، بندریا، بچہ، گائے، رانی، کبوتر میں مذکر کون ہے اور مؤنث کون ہے؟

۴۔ بے جان چیزوں کے لیے استعمال ہونے والے مذکر اور مؤنث کو کیا کہتے ہیں؟

۲۔ خالی جگہوں کو بھریئے:

۱۔ دنیا میں رہنے والی ہر زندہ چیز کے اللہ نے .... بنائے ہیں۔

(بچے/ گھر/ جوڑے)

۲۔ ان میں کچھ نر ہیں اور کچھ .... ۔ (اسم/ مادہ/ زیادہ)

۳۔ اگر ہم بیل کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں دیکھو بیل .... ہے۔

(کھڑی/ کھڑا/ بیٹھا)

۴۔ اردو میں ایسے بھی .... ہیں جو کسی جان دار چیز کے نہیں ہوتے۔

(اسم/ الفاظ/ جوڑے)

۵۔ روزانہ کی بات چیت کے ذریعہ ہمیں پتا چل جاتا ہے کہ کون .... ہے اور کون مؤنث۔ (مذکر/ مؤنث/ آدمی)

۳۔ نیچے دیے گئے الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

زندہ: ....

نر: ....

جوڑے:..

جان داروں:..

اسم:..

گلاس:..

۴۔ نیچے دیے گئے الفاظ کے مؤنث لکھیے:

اونٹ ....

دادا: ....

بیل: ....

کتا: ....

چوہا: ....

۵۔ خالی جگہوں کو مناسب لفظ سے بھریے:

الف۔ یہ کتاب بہت.......ہے۔(موٹا/موٹی)

ب۔ یہ قلم کس......ہے۔(کا/کی)

ج۔ بارش.......ہے۔(ہورہا ہے/ہورہی ہے)

د۔ بادل.......ہے۔(گرجتا/گرجتی)

ہ۔ استاد ہمیں.......ہے۔(پڑھا رہی ہے/پڑھا رہا ہے)☆☆☆

خط

بچو! آج کے سبق میں آپ سب کو خط لکھنا سکھائیں گے۔ اب آپ لوگ چوتھی جماعت میں ہیں اور آپ کو خط لکھنا آنا چاہیے۔ خط کے ذریعہ ہم اپنی بات اپنے گھر والوں تک پہنچاتے ہیں۔ اپنا حال چال بتاتے ہیں اور اپنی ضرورت ان کے سامنے رکھتے ہیں۔

سنو! خط کے کئی حصے ہوتے ہیں:

۱۔ سب سے اوپر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے ہیں۔ ہر کام شروع کرتے وقت ہم بسم اللہ کہتے ہیں اور جب لکھتے ہیں تو خط میں بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پہلے لکھتے ہیں۔

۲۔ سب سے اوپر دائیں جانب تاریخ لکھتے ہیں تاکہ پتا چلے کہ یہ خط کس دن لکھا گیا ہے۔ وقت بھی لکھ دیا جائے تو بہتر ہے۔

۳۔ مکتوب الیہ یعنی جس کو خط لکھ رہے ہیں، ان کا نام اور ان کا درجہ یا رشتہ لکھتے ہیں۔

اس کے نیچے مختصر پتا لکھتے ہیں۔

۴۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔پھر اگلے سطر میں ان کی خیریت پوچھتے ہیں۔

۵۔اس کے بعد اصل بات اور مضمون شروع ہو جاتا ہے۔مکتوب الیہ کو جو بات بتانی ہو یا جو بات اس سے پوچھنی ہو، وہ صاف صاف لکھتے ہیں۔اس عبارت کو بہت لمبا نہیں کرنا چاہیے اور نہ ایک ہی بات کو بار بار دہرانی چاہیے۔

۶۔مطلب کی بات ختم ہو جائے تو سطر بدل کر آخری جملے لکھتے ہیں۔آخری جملے میں مکتوب الیہ کے درجے یا رشتے کے مطابق آداب، دعائیہ کلمات یا ملاقات کے شوق کا اظہار ہو۔

۷۔سب سے آخر میں والسلام لکھ کر نیچے اپنا نام لکھتے ہیں۔ہاں یاد رہے نام سے پہلے اپنا درجہ یا رشتہ بھی لکھتے ہیں۔جیسے آپ کا پیارا بیٹا، آپ کا چھوٹا بھائی، آپ کا فرماں بردار شاگرد۔

بچو! یہ بھی یاد رکھو کہ مکتوب الیہ چار قسم کے ہو سکتے ہیں:

الف: مکتوب الیہ آپ سے بڑا اور بزرگ ہو۔

ب: مکتوب الیہ آپ کا ہم عمر یا دوست ہو۔

ج: مکتوب الیہ آپ سے چھوٹا ہو۔

د: مکتوب الیہ حاکم، افسر، پرنسپل، ناظم، صدر یا کوئی بڑا ذمہ دار ہو۔

خط یا درخواست لکھتے وقت سب کے مقام و مرتبہ کا لحاظ کرتے ہوئے آداب لکھتے ہیں تاکہ کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ اچھے بچے سب کو اچھے اچھے ناموں سے یاد کرتے ہیں اور سب کی عزت کرتے ہیں۔

آج کے سبق میں خط کے دو نمونے بھی ہیں۔ اس کو پڑھیے:

(بیٹے کا خط باپ کے نام)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پھاگن ۵ گتے ۲۰۷۹

عبدالرحمٰن

مہراج گنج۔۱۰، کپل وستو

محترم پیارے ابو جان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ گھر پر دادا، دادی، امی، آپا، منا اور منی سب اچھے سے ہوں گے۔

آپ کا پیار بھرا خط ملا، گھر اور گاؤں کے حالات کی جانکاری ملی۔ آپ نے میرے سالانا امتحان کے بارے میں پوچھا ہے۔ مدرسہ میں سالانا امتحان کا اعلان ہو چکا ہے۔ اگلے مہینے میں ۱۰ ر گتے سے امتحان شروع ہو جائے گا۔ میں بہت محنت سے پڑھ رہا ہوں۔ میری پوری کوشش ہے کہ ششماہی کی طرح سالانا امتحان میں اپنی جماعت میں اول پوزیشن حاصل کروں۔ میری کامیابی کے لیے آپ بھی دعا کیجیے اور امی جان بھی دعا کریں۔ میں ان شاء

اللہ پہلی پوزیشن ضرور لاؤں گا۔

اگلے مہینہ کے ۵ر گتے تک فیس جمع کرنا ضروری ہے۔ اکاؤنٹ سیکشن سے آپ کو میسج جائے گا۔ مجھے امید ہے کہ وقت سے پہلے ہی آپ مدرسہ کے اکاؤنٹ میں فیس کی رقم ٹرانسفر کر دیں، تاکہ مجھے امتحان کے وقت کوئی دقت نہ پیش آئے۔

میری صحت اور کامیابی کے دعا کریں۔ اللہ آپ کو اور سب گھر والوں کو خوش رکھے۔ آمین!

والسلام

آپ کا فرماں بردار بیٹا

سیف اللہ درجہ چہارم

....

(دوست کے نام خط)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کارتک ۱۸ / گتے ۲۰۷۹

عبدالکریم

مہسرڑ، روپندیہی

میرے عزیز دوست عبدالکریم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے امید ہے کہ خوش ہوگے اور پڑھائی چل رہی ہوگی۔

میرے دوست! اس سال میرے ابو نے میرا داخلہ بھیرہوا میں مدرسہ محمدیہ میں کروادیا ہے۔ افسوس ہے کہ آپ لوگوں کا ساتھ چھوٹ گیا۔ مجھے آپ کی بہت یاد آتی ہے۔ محمد اکرم، عبدالماجد، عبدالرحیم اور فضل اللہ کی بھی یاد آتی ہے۔ سب کو میرا اسلام کہیے۔

میرے ابو آفس کے کام سے اب بھیرہوا رہنے لگے ہیں اور مدرسہ کے قریب ہی ایک گھر میں رہتے ہیں۔ میں روزانہ پیدل ہی مدرسہ جاتا اور آتا ہوں۔ کسی دن غیر حاضری نہیں کرتا۔ یہاں بھی کئی اچھے اچھے دوست مل گئے ہیں۔ ششماہی امتحان ہو چکا ہے۔ کل ہی اس کا رزلٹ پرنسپل صاحب نے سنایا ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں اپنی جماعت میں سب سے زیادہ

نمبر لایا ہوں۔ کلاس ٹیچر نے بہت شاباشی دی اور میرے ابو جان کو فون کر کے بتایا کہ آپ کا بچہ پڑھائی میں بہت اچھا ہے۔

سالانہ چھٹی میں آؤں گا تو آپ سب سے ملاقات کروں گا۔ اللہ سب کو کامیاب کرے۔

والسلام

آپ کا دوست

عبداللطیف درجہ چہارم

....

الفاظ ومعانی:

خط	:	لکھا ہوا پیغام جو دور کسی شخص کو بھیجا جائے۔
مکتوب الیہ	:	جس کے نام خط لکھا جائے
فرماں بردار	:	حکم اور بات ماننے والا
مضمون	:	مواد، بات
ہم عمر	:	اپنی عمر کے برابر
عبارت	:	بیان، تحریر، لکھی ہوئی بات

مشق وسوالات:

۱۔اپنے ابو جان کے نام آپ بھی ایک خط لکھیے ۔

۲۔اپنے دوست کو ایک خط لکھیے ۔

☆☆☆

سبق نمبر (۲۰)

گفتگو کے آداب

صبا اسکول سے آئی۔اس کے چہرہ پر اُداسی تھی۔امی جان نے اس بات کو محسوس کیا لیکن کچھ کہنے سے پہلے ہی صبا انہیں سلام کر کے کمرے میں چلے گئی۔اس نے اپنا بیگ سلیقے سے میز پر رکھا۔اپنے جوتے اتار کر ایک طرف رکھے۔کپڑے بدلے اور ہاتھ منہ دھو کر دستر خوان پر چلی آئی۔اس کا بھائی حامد بھی ہاتھ منہ دھو کر آ گیا۔امی جان نے کھانا لگایا۔کھانے کے دوران بھی امی جان نے محسوس کیا کہ صبا خاموش ہے۔اس سے پہلے وہ کھانے کے ساتھ ساتھ ایک آدھ بات ضرور کیا کرتی تھی۔کھانے کے بعد سب نے ہاتھ دھو لیے۔

امی جان نے صبا سے پوچھا۔بیٹی صبا! کیا بات ہے؟ آج تم کچھ اُداس نظر آ رہی ہو؟

حامد: آج مدرسہ میں کسی سے لڑ کر آئی ہوگی۔اسی لیے تو آج منہ پھلا رکھا ہے۔

امی جان: بیٹا حامد! بری بات ہے۔ چھوٹی بہن سے اس طرح بات نہیں کرتے ہیں۔ دیکھو! تم اس سے بڑے ہو۔ چھوٹی بہن سے اس طرح بات کرو گے۔تو وہ تمہارا ادب کیسے کرے گی؟

حامد: مجھ سے غلطی ہوگئی، امی جان! مجھے معاف کر دیجیے۔

امی جان: معافی مجھ سے نہیں، بہن سے مانگو۔

حامد: اچھا، پیاری صبا! مجھے معاف کر دیجیے۔

صبا: مسکراتے ہوئے، غلطی مان لینا اچھی بات ہے۔

امی جان: دیکھو بات چیت کے کچھ آداب ہیں۔ ہمیں اُن کا خیال رکھنا چاہیے۔ بات موقع اور وقت دیکھ کر کرنی چاہیے۔ ضرورت کے وقت بات کریں اور کام کی بات کریں۔ ہر وقت بولتے رہنا، اچھی بات نہیں۔ ہمیں اللہ کے یہاں ہر بات کا جواب دینا ہے۔اس لیے سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے۔

صبا: امی جان، یہ تو بہت عمدہ باتیں ہیں۔ کچھ اور بھی بتائیے۔

امی جان: جب بات کریں، تو نرمی کے ساتھ بات کریں۔ مسکراتے ہوئے، میٹھے لہجے میں بولیں۔ کسی کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہیں کرنی چاہیے۔

صبا: امی جان، میں نے بھی چچا مائل خیر آبادیؒ کی کسی کتاب میں گفتگو کے آداب پڑھے تھے۔

کیا میں کچھ بتاؤں؟

امی جان: ہاں بیٹی ضرور، اچھی بات تو سب کو بتانی چاہیے۔

صبا: زبان سے اچھی بات کہنی چاہیے، بری بات نہیں کہنی چاہیے، چغلی کرنے اور شکایت لگانے سے پرہیز کرنا چاہیے اور سب سے اہم بات یہ کہ ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔

امی جان: شاباش بیٹی! گفتگو کے آداب سیکھنے سے بات چیت کا سلیقہ آجاتا ہے۔

حامد: امی جان، کچھ اور آداب بھی بتائیے۔

امی جان: بات چیت کے دوران غصہ کرنا اور اپنی تعریف آپ کرنا، گفتگو کے آداب کے خلاف ہے۔ کسی کے بارے میں کوئی غلط بات نہیں کہنی چاہیے۔ اپنے سے چھوٹوں سے نرمی کے ساتھ اور بڑوں سے ادب کے ساتھ بات کریں۔

صبا: امی جان! یہ تو بڑے پیارے آداب ہیں۔ آپ کا شکریہ، آج بہت سیکھنے کو ملا ہے۔

حامد: میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہمیشہ ان باتوں کا خیال رکھوں گا۔

الفاظ و معانی:

گفتگو	:	بات چیت
سلیقہ	:	بہتر طریقہ
پسندیدہ	:	اچھا
چغلی	:	کسی کی برائی کرنا

۱۔ نیچے دیے گئے سوالوں کا جواب لکھیے :

۱۔ صبا نے اسکول سے گھر آنے کے بعد کیا کیا کام کیے؟

۲۔ کھانے کے دوران صبا کا رویہ کیا تھا؟

۳۔ امی جان نے حامد کو کس بات پر ٹوکا؟

۴۔ امی جان، نے بات چیت کے کون کون سے آداب بتائے، کوئی تین بات لکھیے۔

۵۔ چغلی کے بارے میں صبا نے کیا بات بتائی؟

۶۔ کون کون سی باتیں گفتگو کے آداب کے خلاف ہیں؟

۲۔ ضد کے معنی برعکس، الٹا، مخالف جیسے دن کی ضد ہے رات، خوشی کی ضد ہے ناراضگی۔ نیچے دیے گئے الفاظ کی ضد بتایئے:

الفاظ	ضد
اُداسی	
سلیقہ	
نرمی	
شروع	
سچ	
میٹھا	

۴۔خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

ا۔وہ کھانے کے ساتھ ساتھ ایک آدھ بات..........................کیا کرتی تھی۔

۲۔کسی سے لڑ کر آئی ہوگی، اس لیے منہ..........................ہے۔

۳۔اچھا، پیاری صبا! مجھے..........................کر دیجیے۔

۴۔بات موقع اور..........................دیکھ کر کرنی چاہیے۔

۵۔کسی بڑے کے بارے میں کوئی..........................بات نہیں کہنی چاہیے۔

۵۔ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

محسوس:..

خاموش:..

غلطی:..

معاف:..

گفتگو:..

٦۔ان جملوں کو غور سے پڑھیے:

☆امی جان نے محسوس کیا کہ صبا خاموش ہے۔

☆حامد، بری بات ہے، بہن سے اس طرح بات نہیں کرتے ہیں۔

ان جملوں میں امی جان، صبا، حامد اور بہن کسی شخص یا فرد کے نام ہیں۔ وہ الفاظ جن

سے کسی شخص، چیز یا جگہ کا نام معلوم ہو، انھیں اسم کہتے ہیں۔ اب آپ اپنی پسند سے پانچ اسم لکھیے :

☆☆☆

ہم دردی

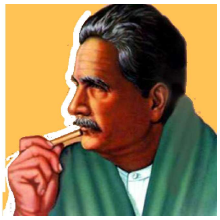

علامہ اقبالؒ

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا بلبل تھا کوئی اداس بیٹھا
کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی اُڑنے چگنے میں دن گزارا
پہنچوں کس طرح آشیاں تک ہر چیز پہ چھا گیا اندھیرا
سن کے بلبل کی آہ و زاری جگنو کوئی پاس ہی سے بولا
حاضر ہوں مدد کو جان و دل سے کیڑا ہوں اگر چہ میں ذرا سا
کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری میں راہ میں روشنی کروں گا
اللہ نے دی ہے مجھ کو مشعل چمکا کے مجھے دیا بنایا
ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

الفاظ ومعانی:

شجر	:	پیڑ، درخت
بلبل	:	پیاری آواز والا ایک پرندہ
آشیاں	:	گھونسلہ
جگنو	:	ایک کیڑا جو رات کو چمکتا ہے۔
آہ وزاری	:	رونا، پیٹنا، نالہ وفریاد
جہاں	:	دنیا

۱۔سوچیے بتایئے اور لکھیے:

۱۔بلبل کہاں بیٹھا ہوا تھا؟

۲۔جگنو نے بلبل کو کیا کہا؟

۳۔بلبل کیوں اداس تھا؟

۴۔جگنو نے بلبل کی مدد کس طرح کی؟

۵۔نظم کے آخری شعر میں شاعر نے کیا پیغام دیا ہے؟

۲۔ان الفاظ کی ضد لکھیے:

الفاظ	ضد
اندھیرا	

پاس

حاضر

مدد

غم

روشنی

اچھے

۳۔ نیچے دیے گئے الفاظ میں مذکر اور مؤنث کی پہچان کیجیے:

الفاظ	مذکر/مؤنث
شجر	
ہم دردی	
آشیاں	
دیا	
ٹہنی	
دن	
رات	
راہ	

جہاں

مدد

مشعل

روشنی

کیڑا

۴۔ بلند آواز سے پڑھیے اور خوش خط لکھیے:

ٹہنی	آشیاں	بلبل	کیڑا	مشعل

۵۔ فعل اس کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی کام کے ہونے کا علم ہو۔ جیسے: پڑھا، کھیلا، جائے گا، کھائے گا، لکھ رہا ہے، دوڑ رہا ہے۔

☆☆☆

سبق (۲۲)

قانون کا احترام

ندیم اپنے ابا جان کے ساتھ بازار جا رہا تھا۔ اسے کتابیں خریدنی تھیں۔ وہ سڑک کے بنے ہوئے فٹ پاتھ پر چل رہے تھے۔ ندیم نے دو تین دفعہ فٹ پاتھ سے نیچے اترنے کی کوشش کی تو اس کے ابا جان نے کہا: نہیں بیٹے، سڑک پر نہیں چلتے۔ پیدل چلنے کے لیے یہ راستہ بنایا گیا ہے۔ سڑک پر چلنے سے کوئی حادثہ بھی ہو سکتا ہے۔

ندیم نے کہا: ابا جان! اگر ہمیں سڑک پار کرنی ہو تب کیسے چلنا پڑے گا؟ ابا جان نے کہا: بیٹے! سڑک پار کرنے کے لیے بھی راستہ بنایا جاتا ہے۔

تم نے سڑک پر سیاہ اور سفید پٹیوں کی قطار تو دیکھی ہو گی؟ اسے زیبرا کراسنگ کہتے ہیں۔ سڑک وہیں سے پار کرنی چاہیے۔

ندیم: اچھا اچھا، وہ راستہ تو میں نے دیکھا ہے۔

چلتے چلتے وہ دونوں چوک تک پہنچ گئے۔ چوک کے درمیان ایک کھمبے پر سرخ، سبز اور پیلی بتیاں جل اور بجھ رہی تھیں۔ ایک طرف کی سبز بتی روشن تھی۔ گاڑیاں آرہی تھیں۔ دوسری طرف پیلی بتی جل اٹھی۔

ندیم: (حیرت سے دیکھتے ہوئے) ابو جان! یہ رنگ برنگ بتیاں کیوں جل اور بجھ رہی ہیں؟

ابو جان: پیلی بتی روشن ہونے کا مطلب ہوتا ہے ادھر سے آنے والی گاڑیاں رکنے کے لیے تیار ہو جائیں اور دوسری طرف کی گاڑیاں چلنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ سرخ بتی روشن ہوتے ہی گاڑیاں رک جائیں گی۔ بعض جلد باز لوگ پیلی بتی روشن ہونے کے باوجود گاڑی نہیں روکتے۔ تیزی سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی کوشش میں گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا جاتی ہیں۔ لوگ زخمی ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھار تو وفات پا جاتے ہیں۔

ابو جان نے کہا: قانون کا احترام ہم سب کے لیے ضروری ہے۔ قانون ہماری بھلائی کے لیے بنایا جاتا ہے۔

ندیم: ابو جان! یہ قانون کون بناتا ہے؟

ابو جان: قانون حکومت بناتی ہے۔ ہمارے منتخب نمائندے قانون بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ پولیس، عدالتیں اور فوج یہ سب ادارے ان قوانین کو نافذ کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ پولیس لوگوں کو لڑنے جھگڑنے سے اور مار پیٹ کرنے سے روکتی ہے۔ چوروں اور ڈاکوؤں کو گرفتار کرتی ہے۔ عدالتیں لوگوں کے درمیان ہونے والے جھگڑوں کا فیصلہ کرتی

ہیں اور انصاف کرتی ہیں۔

ندیم: پھر تو یہ بہت اہم اور کام کے ادارے ہیں۔ ان کی وجہ سے شہروں اور دیہات میں سکون رہتا ہے۔ یہ لوگ امن و امان قائم رکھتے ہیں۔

ابو جان: ہاں بیٹے، ہر آدمی کو اپنے ملک کے قانون کا احترام کرنا چاہیے۔ اس میں سب کی بھلائی ہے۔

ندیم: اب میں سمجھ گیا ابو جان! قانون کا احترام ہماری بھلائی کے لیے ہے۔ ہمارے لیے فائدے مند ہے۔ میں اب آئندہ اس بات کا خیال رکھوں گا۔

ابو جان: شاباش بیٹے! جب سب لوگ قانون کا احترام کریں گے تو سارے کام ٹھیک طریقے سے ہوں گے۔ آؤ! اب کتاب کی دوکان آ گئی ہے۔ اب تمہاری کتابیں خرید لیتے ہیں۔ پھر آرام سے گھر واپس جائیں گے۔

الفاظ و معانی:

دفعہ	:	بار
قطار	:	لائن، پنیتاں
منتخب	:	چنے ہوئے
گرفتار کرنا	:	پکڑنا
حادثہ	:	اچانک پیش آنے والا واقعہ

بعض : کچھ

نافذ کرنا : لاگو کرنا

آئندہ : آنے والا وقت

مشق اور سوالات:

۱۔ اس سبق سے کیا خاص بات سیکھنے کو ملی ہے؟ اس پر غور کیجیے:

اس سبق سے دو اہم باتیں ہم نے سیکھی ہیں:

الف۔ قاعدے اور قانون کی پابندی ضروری ہے۔ راستہ چلنے کے جو قانون ہیں ہمیں ان پر عمل کرنا چاہیے۔

ب۔ زیبرا کراسنگ کے علاوہ اور بھی کئی علامتیں اور نشان ہیں، ہمیں ان کے بارے میں سیکھنا چاہیے۔

۲۔ نیچے کچھ آسان سے سوالات ہیں، ان کا جواب لکھیے:

۱۔ ابو جان نے ندیم کو کس بات کے لیے منع کیا؟

۲۔ زیبرا کراسنگ کسے کہتے ہیں؟

۳۔ پیلی بتی روشن ہونے کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

۴۔ قانون کون بناتا ہے؟

۵۔ پولیس اور عدالتیں کیا کام کرتی ہیں؟

٦۔ پولیس اور عدالت جیسے اداروں کے ہونے کا کیا فائدہ ہے؟

٣۔ دی گئی تصویروں کے سامنے صحیح بات لکھیے:

گاڑی کھڑی کرنا منع ہے۔   ہارن مت بجائیے!   دائیں موڑیے!

آگے اسکول ہے، دھیان سے چلیں!   اسپیڈ بریکر آنے والا ہے

۴۔ ماضی، حال اور مستقبل کی پہچان:

آپ نے سبق مکمل کر لیا ہے، اب ان جملوں کو پھر سے پڑھیے:

☆ قانون ہماری بھلائی کے لیے بنایا جاتا ہے۔

☆ ندیم اپنے ابو جان کے ساتھ بازار جا رہا تھا۔

☆ میں آئندہ ان باتوں کا خیال رکھوں گا۔

پہلے جملے سے پتا چلتا ہے کہ یہ کام موجودہ زمانے میں ہو رہا ہے۔ دوسرے جملے سے پتا چلتا ہے کہ یہ کام گزرے ہوئے زمانے میں ہوا تھا۔ تیسرے جملے سے پتا چلتا ہے کہ یہ کام آنے والے زمانے میں ہو گا۔

موجودہ زمانہ کو حال، گزرے ہوئے زمانہ کو ماضی اور آنے والے زمانہ کو مستقبل کہتے ہیں۔

۵۔ ماضی، حال اور مستقبل کی مثال:

نیچے ایک مثال دی جا رہی ہے، اس کو سامنے رکھ کر دیے گئے جملوں کا ماضی اور مستقبل لکھیے:

مثال: ۱۔ میں صبح باغ کی سیر کو جاتا ہوں۔	حال
۲۔ میں صبح باغ کی سیر کو جاتا تھا۔	ماضی
۳۔ میں صبح باغ کی سیر کو جاؤں گا۔	مستقبل

۱۔ حامد براٹ نگر کے ایک بڑے مدرسہ میں پڑھتا ہے۔

....

....

۲۔ ساجدہ اپنی گڑیوں کے لیے کپڑا سیتی ہے۔

....

....

۳۔ اکرم مدرسہ سے آنے کے بعد سب سے پہلے نماز پڑھتا ہے۔

....

....

۴۔ کمرے میں لگی ہوئی کھڑکیوں سے صاف ہوا آتی ہے۔

....

....

۵۔ پولس نے چور کو گرفتار کر لیا ہے۔

....

....

۶۔ ہر واحد کے سامنے دو۔ دو جمع لکھیے :

کتاب	کتابوں	کتابیں
سڑک	....	....
قطار	....	....
کوشش	....	....
عدالت	....	....
حکومت	....	....

☆☆☆

موسم پیارے پیارے

اگر ہمارے ملک میں ہمیشہ سردی رہتی تو کیا ہوتا؟ ہم دھوپ کے لیے ترستے، سورج کو تلاش کرتے رہتے۔ موٹے موٹے کپڑے پہنے لحافوں میں گھسے رہتے۔ کھیلنے اور ٹہلنے کے لیے موقع بہت کم ملتا۔ اگر پورے سال بارش ہوتی تو گھر سے باہر نکلنا مشکل ہوتا، کھیل کے میدان میں روز پانی ہی رہتا اور کھیلنا بند ہو جاتا۔ مدرسہ اور مسجد جانا آنا مشکل ہوتا۔ ندی نالے ہمیشہ بھرے رہتے۔ کھیت کھلیان اور گھر آنا جانا بھی مشکل ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے ملک پر خاص احسان کیا ہے۔ رنگ برنگ موسم دیے ہیں۔ ہر موسم اپنا اپنا رنگ دکھا کے چلا جاتا ہے۔

چیت اور بیساکھ بہار کے مہینے ہیں۔ ان میں شگوفے نکلتے ہیں۔ کلیاں چٹکتی ہیں۔

رنگ برنگے پھول کھِلتے ہیں۔کہیں گلاب کے پھول کھلے ہیں۔کہیں چنبیلی مہک رہی ہے۔ کہیں گیندا کے پھول رونق دکھا رہے ہیں۔کہیں لالی گونراس کا خوب صورت منظر ہے۔اس موسم میں لوگ باغوں میں جاتے ہیں۔پارکوں میں سیر وتفریح کے لیے جاتے ہیں۔اسکول اور مدرسہ کے طلبہ وطالبات پکنک پر جاتے ہیں۔خوب لطف اٹھاتے ہیں۔

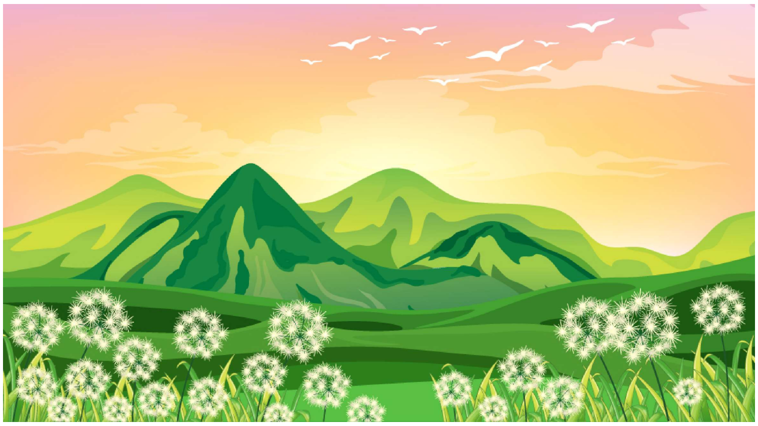

بہار رخصت ہوتا ہے تو گرمی کا موسم آجاتا ہے۔جیٹھ اور اساڑھ گرمی کے مہینے ہیں۔ ترائی میں خوب گرمی ہوتی ہے۔گرمی میں لوگ گھر سے باہر نکلنے میں احتیاط سے کام لیتے ہیں۔لُو لگ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔زیادہ گرمی اور تیز دھوپ کی وجہ سے کبھی کبھی مدرسہ میں چھٹی ہوجاتی ہے۔اس موسم میں ٹھنڈے پانی، شربت، لیموں، تربوز، کھیرا، ککڑی کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔اس موسم میں گیہوں کی کٹائی ہوتی ہے۔کسان کو اپنی محنت کا صلہ ملتا ہے۔

گرمی کا موسم ختم ہوتے ہی برسات کا موسم آجاتا ہے۔ساون اور بھادو برسات کے مہینے ہیں۔ٹھنڈی ہوائیں چلتی ہیں۔گھٹائیں جھوم کے آتی ہیں۔خوب بارشیں ہوتی ہیں۔

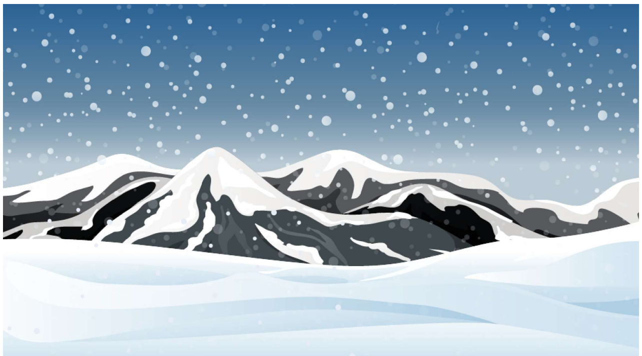

چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ دھران، پوکھرا اور کاٹھمانڈو میں روزانہ بارش ہوتی ہے۔ بچے، جوان اور بوڑھے اکثر بارش میں نہاتے ہیں۔ خوب خوب مزے اڑاتے ہیں۔ کبھی دھوپ ہو جائے تو پہاڑ صاف ستھرے اور چمکتے نظر آتے ہیں۔ ہمالہ کی چوٹیاں بہت دلکش منظر پیش کرتی ہیں۔ بارش بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ دھان کی فصل کو پانی کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ بارش اچھی ہو تو دھان کی پیداوار خوب اچھی ہوتی ہے۔ برسات میں مچھلی بھی خوب کھانے کو ملتی ہے۔

برسات کے ختم ہونے کے بعد خزاں کا موسم شروع ہو جاتا ہے۔ اسے پَت جھَڑ بھی

کہتے ہیں۔آسن اور کارتک خزاں کے مہینے ہیں۔اس موسم میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔درخت اس طرح نظر آتے ہیں جیسے اُن پر پتے کبھی تھے ہی نہیں۔ ہرطرف مُرجھائے ہوئے زرد پتے بکھرے ہوتے ہیں۔ پودوں پر نہ پھل آتے ہیں نہ پھول۔باغوں میں ہر طرف ویرانی سی نظر آتی ہے۔

خزاں کے بعد سردی کا موسم آجاتا ہے۔منگسیر، پوس، ماگھ اور پھاگن موسم سرما کے مہینے ہیں۔ ہمارے ملک میں سردی زیادہ ہوتی ہے۔سردی آتے ہی ٹھنڈ ہوائیں چلنا شروع ہوجاتی ہیں۔لحاف، کمبل،سوئیٹر اور جیکٹ نکل آتے ہیں۔ ہمارے گھروں میں ہیٹر اور گیزر کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں سردی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ہمارے ملک کے شمالی اور پہاڑی علاقوں میں کہیں کہیں برف بھی گرتا ہے۔ٹھنڈی سے بچنے کے لیےلوگ آتش دان میں آگ جلا کر ساتھ رکھتے ہیں۔لوگ برف باری کا منظر دیکھنے کے لیے دور دور سے آتے ہیں۔

ہر موسم اللہ کا بنایا ہوا ہے۔طرح طرح کے موسم کا آنا، اس کی ایک بڑی نعمت ہے۔
ہمیں اللہ کی ہر نعمت کی قدر کرنی چاہیے۔نعمت دینے والے کا بھی شکر ادا کرنا چاہیے۔

☆☆☆

الفاظ و معانی:

تپش	:	گرمی
شدید	:	بہت سخت
شگوفے	:	کلیاں
رونق	:	چمک
احتیاط	:	بچاؤ کی ترکیب
آتش دان	:	آگ جلا کر رکھنے کی جگہ یا برتن
منظر	:	نظارہ
لطف	:	مزہ
رخصت	:	جانا، الوداع ہونا
اندیشہ	:	ڈر
صلہ	:	بدلہ
زرد	:	پیلا
برف باری	:	برف گرنا

ا۔ نیچے دیے گئے پھولوں کو پہچان کر جوڑے ملائیے:

چنبیلی

گلاب

لالی گونراس

گیندا

رات رانی

سرسوں کا پھول

سورج مکھی

۲۔غور کیجیے، اس سبق میں دو اہم باتیں آپ نے سیکھی ہیں:

الف: ہر موسم کا اپنا مزہ ہے۔ گرمی ہو یا سردی، برسات ہو یا پت جھڑ سب اپنے وقت پر اچھے لگتے ہیں۔

ب: موسموں کے بدلتے رہنے سے ہماری دل چسپی قائم رہتی ہے۔ کبھی گرم کپڑے پہنتے ہیں، کبھی ٹھنڈے۔ ہم طرح طرح کے مزے لیتے ہیں۔

۳۔ نیچے دیے گئے آسان سوالات کو پڑھیے، سوچیے، بتایئے اور لکھیے:

۱۔ اگر پورے سال برسات ہوتی تو کیا ہوتا؟

۲۔ بہار کے موسم میں کیا کیا رونقیں ہوتی ہیں؟

۳۔ گرمی کے موسم میں کن چیزوں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے؟

۴۔ ساون اور بھادو میں کون سا موسم ہوتا ہے؟

۵۔ خزاں کے موسم میں درختوں کا کیا حال ہوتا ہے؟

۶۔ سردی میں لوگ کس طرح سردی سے بچاؤ کرتے ہیں؟

۴۔ نیچے دیے گئے الفاظ کے لیے واحد لکھیے:

واحد	....	....	....	....	....	....
جمع	لحافوں	پودے	کلیاں	باغوں	گرمیوں	ہوائیں
واحد	....	....	....	....	....	....
جمع	علاقوں	مچھلیوں	سڑکیں	گاڑیاں	دھانوں	موسموں

۵۔ نیچے دیے گئے جملوں کو پڑھیے اور صحیح کے سامنے صحیح اور غلط کے سامنے غلط لکھیے :

۱۔ بہار کے موسم میں گیہوں کی فصل تیار ہوتی ہے۔ ....

۲۔ گرمی کے موسم میں لُو لگ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ....

۳۔ سردیوں میں ہمارے ملک کے مغربی علاقوں میں برف باری ہوتی ہے۔ ......

۴۔ دھان کی فصل کے لیے برسات کا موسم سب سے اچھا ہے۔ ......

۵۔ خزاں کے موسم میں درختوں پر نئے نئے پتے نکل آتے ہیں۔ ....

۶۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

شدید: ....

رونق: ....

موسم: ....

منظر: ....

اندیشہ: ....

خزاں: ....

۷۔ نیچے دیے ہوئے خاکے میں موسموں کے نام چھپے ہیں۔ حروف ملا کر تلاش کیجیے:

س	گ	ب	س	گ	ر	ج	ا
ب	ر	گ	ر	ر	ر	ا	ب
ر	م	د	د	ت	ی	م	ج
س	ی	ب	ی	ب	س	ڑ	ی
ا	ب	ر	س	ا	ت	گ	س
ت	ب	س	ب	ر	س	ر	ر
گ	ر	م	ی	گ	ج	م	د
ب	خ	ز	ا	ں	ب	ی	ی

☆☆☆

سبق (۲۴)

میں کیا بنوں گا

مجھے ایک ننھا سا بچہ نہ سمجھو
مجھے اس قدر بھولا بھالا نہ سمجھو
مجھے کھیلنے ہی کا شیدا نہ سمجھو
سمجھتے ہو ایسا تو ایسا نہ سمجھو

میں طاقت میں رستم سے بہتر بنوں گا
خالدؓ بنوں گا الفاتحؒ بنوں گا
میں پڑھ لکھ کے اَوروں کا رہبر بنوں گا
بخاریؒ بنوں گا غزالیؒ بنوں گا

سبق نیکیوں کے مجھے یاد ہوں گے
بہت سے ہُنر مجھ سے ایجاد ہوں گے
بہت مجھ سے خوش میرے استاد ہوں گے
عزیز اور ماں باپ سب شاد ہوں گے

سچائی سے ہرگز نہ شرماؤں گا میں
بھلائی ہر اِک سے کیے جاؤں گا میں
مُصیبت میں ہرگز نہ گھبراؤں گا میں
بُرائی کی راہوں سے کتراؤں گا میں

نہ میں دل دکھانے کی باتیں کروں گا
نہ ہرگز رُلانے کی باتیں کروں گا
میں بلکہ ہنسانے کی باتیں کروں گا
دلوں کو مِلانے کی باتیں کروں گا

میں لکھتا رہوں گا میں پڑھتا رہوں گا
ترقی کے زینے پہ چڑھتا رہوں گا

الفاظ ومعانی:

اس قدر	:	اتنا زیادہ
رستم	:	ایک مشہور پہلوان، طاقت ور سپاہی
رہبر	:	راستہ دکھانے والا، لیڈر
ایجاد	:	کوئی نئی چیز بنانا
شاد	:	خوش

شیدا	:	شوقین
دلاور	:	بہادر
ہنر	:	کاری گری،فن
عزیز	:	قریبی رشتہ دار
بخاریؒ	:	امام بخاریؒ حدیث کے سب سے مشہور محدث اور امام
غزالیؒ	:	ایک بہت مشہور عالم دین
خالد	:	مشہور صحابی خالد بن ولید
الفاتح	:	مشہور فوجی کمانڈر

۱۔ نیچے دیے گئے سوالات غور سے پڑھیے اور جواب دیجیے:

۱۔ بچہ پڑھ لکھ کر کیا بننا چاہتا ہے؟

۲۔ مصیبت کے وقت بچہ کا رویہ کیا ہوگا؟

۳۔ ترقی کے زینہ پر چڑھنے کے لیے کیا کرنا ہوگا؟

۲۔ ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

بھلائی:...

طاقت:...

بھولا بھالا...

ہنر ....

ترقی ....

۳۔ آپ پڑھ لکھ کر کیا بنیں گے؟

۴۔ بڑا بننے کے لیے کون کون سی دو باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے؟

☆☆☆